القرآن

(اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں) یہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ [المؤمنون: 61]

الحدیث

مؤمن بھلائی سے ہرگز سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اپنے آخری انجام جنت میں پہنچ جاتا ہے۔
[ترمذی: 2686]

نیا اسلامی سال

محرام الحرام ۱۴۳۳ھ مبارک ہو

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تا کہ وہ اس دینی، علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

چاند کی تاریخوں کی اہمیت

اور چاند کی تاریخوں پر مرتب ہونے والے شرعی احکام

از مدیر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

ماہِ محرم کی یکم سے ۱۴۳۳ ہجری کا سال شروع ہو رہا ہے، ہجرت کے ۱۴۳۲ سال الحمدللہ پورے ہو گئے۔

بہت سے لوگوں کو قمری تاریخوں اور سن کا پتہ ہی نہیں ہوتا، حلاں کہ شریعت میں چاند کی تاریخوں کی بہت اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کے بہت سے احکام قمری تاریخوں پر رکھے ہیں اور بہت سے مسائل شمسی اعتبار سے بھی مقرر فرمائے۔ افسوس ہے کہ ہم لوگوں نے اُن تاریخوں کو یاد رکھا جن کا تعلق کاروبار، ملازمت، یا غیر مسلموں کے ساتھ ہے۔ مسلمان ہو کر بھی ہم نے چاند کی تاریخوں کا یاد رکھنا تو دور کی بات ہے کبھی اِن تاریخوں کا تذکرہ بھی نہیں کرتے۔ انگریزوں سے تعلق کو تو پہلے ہی پسند کیا جاتا ہے، لہٰذا مکمل طور پر ایک ہی حساب کو اختیار کر لینا اور دوسرے حساب کو بالکل چھوڑ دینا درست نہیں ہے، اس لئے علماء و فقہاء لکھتے ہیں کہ قمری تاریخوں کا یاد رکھنا بھی "فرضِ کفایہ" ہے اگر ایک علاقہ کے سب لوگوں کو قمری تاریخ یاد نہیں ہوگی (جیسا کہ آج کل ایسے علاقہ بہت سے ہیں) تو علاقہ والے سب لوگ "فرضِ کفایہ" چھوڑنے کے گناہ گار ہوں گے۔ [معارف القرآن 507/4]

اب غور فرمایئے کہ شریعت میں شمس و قمر (سورج اور چاند) دونوں کے حساب سے مسائل مقرر کئے گئے ہیں لہٰذا دونوں قسم کے مہینوں کی تاریخیں معلوم ہوں اور شمسی حساب سے تنخواہیں دینا، لینا یا حساب کتاب رکھنا کوئی گناہ کی بات نہیں مگر چاند کی تاریخیں معلوم ہونا اور چاند پر مبنی حساب و کتاب و مسائل پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حدیث میں ہے کہ چاند دیکھا کرو۔ [بخاری: 1996، مسلم: 1080]

جن احکام کا تعلق چاند کی تاریخوں سے ہے (1) زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے مال پر پہلی بار سال گزرنا شرط ہے وہ چاند کے اعتبار سے ہے، شمسی سال دس دن بڑا ہوتا ہے، زکوٰۃ کے حساب کے لئے قمری تاریخ متعین کر کے ساری زندگی ہر سال بعد اسی تاریخ پر مالی حساب و کتاب کرنا ضروری ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی بے شک پہلے کر دے یا بعد میں بہر حال جمع و تفریق اسی دن کا معتبر ہوگا۔ (2) ماہِ رمضان کا مدار چاند پر ہے (3) عید الفطر کا آنا بھی چاند کے لحاظ سے ہی ہوتا ہے (4) عید الاضحیٰ بھی چاند کے اعتبار سے ہے (5) حج کا مدار بھی چاند کی تاریخ پر ہے (6) عورت کی عدّت کے ایام بھی چاند کی تاریخوں پر منحصر ہیں (7) قیامت بھی چاند کی تاریخ دس محرم کو ہی آئے گی (8) چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزوں کی بھی بہت فضیلت ہے [ترمذی: 76] (9) ایام تشریق کا تعین بھی چاند کے لحاظ سے ہے۔ نیز شب معراج، شب برأت، دس محرم، ۹ یا ۱۲ ربیع الاول وغیرہ یہ سب قمری تاریخوں کے لحاظ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں چاند کی تاریخ ہمیشہ یاد رکھنے کی توفیق دے دیں

اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ببرکت چہار سلسلہ

چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

ماہنامہ علم و عمل لاہور

98

جلد نمبر 9 / شمارہ نمبر 2 — محرم ۱۴۳۳ھ — دسمبر 2011 — CPL NO 200

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

مسند بزار: 2315
طبرانی: 3285

"اے اللہ! آپ ﷺ کو قیامت کے دن اپنے پاس خاص مقامِ قرب میں جگہ دیجئے"۔

جو شخص یہ درود شریف بھیجتا ہے اُس کے لئے نبی کریم ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

آپ اپنے رسالہ "ماہنامہ علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین ومشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے آپ جاری کرا سکتے ہیں۔

قیمت فی شمارہ .... 15 روپے

قیمت سالانہ (مع ڈاک خرچ) 200 روپے

پاکستان سے باہر کی ڈاک کے لئے سالانہ =/1500 روپے رکھے گئے ہیں

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

جامعہ عبداللہ بن عمر

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور — پوسٹ کوڈ نمبر 53100

رابطہ نمبرز
042-35272270
0331-4546365
0302-4143044

صرف دینی مسائل کے لئے موبائل نمبر (جب نمبر کھلا ہو اور اُٹھا لیا جائے)
0321-8885370

Email: www.ibin-e-umar.edu.pk
ilmooaml@gmail.com
aibneumar@yahoo.com

مہر لگائیے یا نام لکھیے

فہمِ قرآن

سورۃ البقرۃ: 103-102

جادو کے نقصانات

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَیَتَعَلَّمُوْنَ	مَا	یَضُرُّھُمْ	وَلَا یَنْفَعُھُمْ ؕ	وَلَقَدْ
اور سیکھتے تھے	وہ چیز	جو ان کو نقصان دیتی تھی	اور وہ ان کو نفع نہیں پہنچاتی تھی	اور البتہ

عَلِمُوْا	لَمَنِ	اشْتَرٰىهُ	مَا
تحقیق کہ ساتھ وہ جانتے تھے	البتہ وہ شخص	جس نے وہ جادو حاصل کیا	نہیں ہے

لَهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	مِنْ خَلَاقٍ ۛ	وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا
اس کے لئے	آخرت میں	کوئی بھی حصہ	اور البتہ بری ہے وہ چیز کہ انہوں نے بیچ ڈالا

بِهٖ	اَنْفُسَھُمْ ؕ	لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَلَوْ اَنَّھُمْ	اٰمَنُوْا
اس کے بدلے	اپنی جانوں کو	کاش کہ وہ جانتے	اور اگر بے شک وہ	ایمان لے آتے

وَاتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	خَیْرٌ ؕ
اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے	البتہ بدلہ ہے	اللہ تعالیٰ کی طرف سے	بہت ہی بہتر

لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔

ربّ تعالیٰ کا حکم ہو تو جادو اثر کرتا ہے

”بنی اسرائیل کے لوگ وہ چیز سیکھتے تھے جس کے ذریعے مرد اور عورت کے درمیان تفریق (جدائی) کرتے تھے، اور وہ جادوگر اس جادو کے ذریعے کسی کو ضرر (نقصان) نہیں دے سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے“۔

اگر رب تعالیٰ کا حکم نہ ہو تو جادو بھی اثر نہیں کر سکتا۔ **دیکھئے!** زہر ہے مگر رب تعالیٰ اس میں اثر رکھے تو اثر ہو گا ورنہ نہیں اور آگ کا کام ہے جلانا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا مگر اس نے بدن کا ایک بال بھی نہ جلایا کیوں کہ رب تعالیٰ کا حکم تھا کہ نہ جلائے، اب کون پوچھ سکتا ہے کہ کیوں نہیں جلایا؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چلو بھر کر زہر پھانک لیا مگر کچھ بھی نہ ہوا بقیہ صـ 21 پر

2

ھبہ میں رجوع کرنا اور ایک شخص کی گواہی قبول کرنا

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
و رئیس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''صحیح البخاری'' میں ایک باب باندھا ہے:

بَابُ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍاَنْ یَّرْجِعَ فِیْ ھِبَتِہٖ وَصَدَقَتِہٖ

کہ ھبہ یا صدقہ کر کے اس میں رجوع کرنا یعنی واپس لے لینا جائز نہیں ہے، دیانت کے لحاظ سے یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ دیکھتے ہوئے کسی ھبہ اور کسی صدقہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے گو قاضی کے حکم کے مطابق بعض صورتوں میں رجوع کر لینا جائز ہے۔

اِس باب کے تتمہ کے طور پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بَابٌ کہہ کر باب لائے ہیں، اس میں جو روایت لائے ہیں اس میں صرف ایک گواہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی گواہی سے رجوع کر لینے کا حکم ہے۔

روایت میں صرف ھبہ کا ذکر ہے اور یہ مذکور نہیں ہے کہ شاید رجوع کر لیا گیا ہو اس لئے یہ ثابت ہوا کہ اصل یہی ہے کہ ھبہ میں رجوع نہیں ہوتا لیکن اِس روایت پر یہ **شبہ** ہے کہ صرف ایک گواہ کی گواہی پر فیصلہ کر دیا گیا، یہ بات بھی شبہ والی ہے کیوں کہ گواہ تو دو ہوتے ہیں۔

پہلا جواب: یہ ہے کہ یہاں معاملہ یہ تھا کہ مالک کی اجازت کے بغیر کوئی مکان بیت المال میں شامل کر لیا گیا تھا اب اس مکان کی واپسی کے لئے معمولی اشارہ کی وجہ سے واپس کرنا بغیر کسی گواہ کے ہی ضروری تھا، اس لئے ایک گواہ کافی سمجھا گیا۔

دوسرا جواب: یہ ہے کہ بعض حضرات مثلاً قاضی شریح وغیرہ کے نزدیک اگر سچ کا قرینہ مل جائے تو ایک گواہ کی گواہی کافی ہو جاتی ہے، یہاں بھی ایسا ہی ہے۔

تیسرا جواب: یہ ہے کہ گواہ تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک اور بھی تھا لیکن بزرگی کی وجہ سے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی کا نام لے دیا گیا دوسرے گواہ کا نام نہ لیا گیا ورنہ گواہ دو ہی تھے۔

محمد سرور عفی عنہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

فضائلِ مسواک اور مسواک کرنے کے چند اہم مواقع

1 مولانا عبدالرحمٰن بن حضرت صوفی صاحب

فضائلِ مسواک

اہمیتِ مسواک

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ" اگر مجھے اُمّت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا"۔

[بخاری، ص:122، مسلم، ص:128]

مسواک حق تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ" مسواک منہ کو صاف کرنے کا اور حق تعالیٰ کے راضی ہونے کا سبب ہے"۔

[نسائی، ص:5]

مسواک کرنے کے چند اہم مواقع

1 گھر میں داخل ہونے کے بعد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ فرمایا: مسواک کرتے تھے۔

[ابنِ خزیمہ 70/1]

2 گھر سے نکلتے وقت مسواک

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے گھر سے نکلتے وقت مسواک فرماتے تھے۔

[مجمع الزوائد 99/2]

3 مسواک سے نماز میں ثواب کی زیادتی

1 جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ" جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے اس کا ثواب اس نماز سے جو بغیر مسواک کرکے پڑھی جائے ستّر گنا بڑھ جاتا ہے۔

[ابنِ خزیمہ 71/1]

2 جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو رکعت جو میں مسواک کرکے پڑھوں وہ مجھے ان ستّر رکعتوں سے زیادہ پسند ہے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائیں۔

[ترغیب 168/1]

4 وضو کے وقت مسواک

جیسا کہ مضمون کے شروع میں حدیث گزری ہے۔

5 نمازِ تہجد سے پہلے مسواک

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک فرماتے۔

[بخاری: 103/1]

6 جمعہ کے دن مسواک کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، اور خوشبو لگانا ضروری ہے بشرطیکہ اس پر قدرت ہو۔

[بخاری: 121/1]

فائدہ: ضروری سے مراد سنت ہے واجب نہیں۔ اسی طرح سے بعض دوسری احادیث میں روزہ میں، سحری کے وقت اور تلاوت سے پہلے، سوتے وقت، نیند سے بیدار ہونے کے بعد اور سفر میں بھی مسواک کرنے کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث اور قوم کے راہ نما

مولانا سعید قاسم
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم "اور ہر قوم کے لئے ایک ھادی (پیغمبر) ہے"۔ [سورۃ الرعد:7]

انبیاء کرام علیہم السلام کا کام اُمّت کی ہدایت، اصلاح اور دونوں جہانوں میں کامیابی کے لیے دن رات کوشش کرنا ہے، چناں چہ نبی پاک ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی قرآن کریم میں یہ بیان کیا گیا ہے:

"وہ آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اُن کی (اَخلاقی) اِصلاح کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں، اور اِس سے پہلے وہ سب کھلی گم راہی میں پڑے ہوئے تھے"۔ [سورۃ الجمعۃ:2]

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو ہمارے علماء کی قدر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔ [مسندِ احمد 22807]

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "علماء انبیاء کے وارث ہیں"۔ [ترمذی:2682] اور انبیاء کرام وراثت میں "مال" نہیں بلکہ ہدایت کا روشن راستہ چھوڑ کر جاتے رہے جس کی نشان دہی علماء کرام نبی کریم ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے سے لے کر اب تک کرتے رہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

اِس لحاظ سے علماء کرام قوم کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کی جانب سے جانشین اور راہ نما ہیں۔ علماء کرام نے اپنے اِس فرضِ منصبی کو پورا کرنے کے لئے دن رات محنت فرمائی اور اپنا گھر بار، مال و عیال سب کچھ دین کی خاطر لٹا دیا، آخرِ دم تک تبلیغِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کیے رکھا اور دین کی حفاظت کے لئے بھوک و پیاس، جلاوطنی اور قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت فرمایا، حتیٰ کہ اپنی جانوں کو بھی قربان کر دیا۔ قیامِ پاکستان کے وقت علماء کرام کو سب سے پہلے سبز ہلالی پرچم لہرانے کا حق دے کر قیامِ پاکستان کے لئے علماء کی خدمات کو تسلیم کیا گیا، تاریخ ان کے کارناموں پر گواہ ہے۔

تعلیم و تدریس، تبلیغ و جہاد، اصلاحِ اَخلاق و اِصلاحِ معاشرہ، رفاہِ عامہ، دُکھی انسانیت کی خدمت، قوم کی فلاح و بہبود اور ملک و ملت کی ترقی کی خاطر اَنتھک محنتوں کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ نماز کے لئے امام، تراویح کے لئے حافظِ قرآن، خطبہٴ جمعہ کے لئے عالمِ دین، مسائل کے حل کے لئے مفتیانِ کرام اپنی خدمات کے ذریعہ اقامتِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ بے شمار غیر مسلم لوگ علماء کرام کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں، اور لاکھوں ظالم، قاتل، چور، ڈاکو، زانی، شرابی، جواری اور ایسے ایسے خطرناک جرائم پیشہ لوگ جن کی اصلاح سے حکومتی ادارے بھی عاجز آ چکے تھے علماء کے وعظ و نصیحت اور ان کی دن رات کی محنت سے نہ صرف معاشرہ کے پر امن و کارآمد فرد بن گئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل ہو گئے۔ زندگی کے پہلے دن سے لے کر آخری دن تک ہر ہر مسلمان کو علماء کی رہبری کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قوم کے ان محسنوں کی قدر دانی کی توفیق دیں۔ آمین

حلال غذاؤں کی اہمیت (1)

مفتی محمد احسن ظفر صاحب
لاہور

گزشتہ صدی میں عالمی سطح پر ہونے والی تیز رفتار ترقی سے جہاں اور بہت سے جدید مسائل نے جنم لیا ہے، وہیں ایک مسئلہ کھانے پینے کی اشیاء میں ڈالے جانے والے نت نئے اجزائے ترکیبی کی شرعی حیثیت کا بھی ہے۔

فوڈ سائنس اس ترقی سے جہاں سائنس کی اور بہت سی شاخیں وجود میں آئیں وہیں ایک شاخ Food Science (فوڈ سائنس) کے نام سے سامنے آئی ہے اور بہت تھوڑے ہی عرصہ میں یہ شاخ ترقی کرتے ہوئے Medical اور Finance (میڈیکل اور فنانس) جیسی اہم شاخوں کی سی اہمیت اختیار کر گئی ہے۔

فوڈ سائنس پر غیر مسلموں کی بالادستی بدقسمتی سے سائنس کی اور شاخوں کی طرح اس شاخ پر بھی گزشتہ چند دہائیوں سے مجموعی طور پر غیر مسلموں کا غلبہ رہا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اس میدان میں بھی جو کام ہوا، اس میں شریعتِ اسلامیہ کے احکامات کو مطلوبہ اہمیت نہیں دی گئی۔

نئے اجزائے ترکیبی میں حلال وحرام کا خیال نہ رکھنا اس شعبے میں کام کرنے والے حضرات کے پیشِ نظر زیادہ سے زیادہ یہ بات تھی کہ وہ اشیاء جوان کی تحقیق کے مطابق صحت کے لئے مضر ہوں ان سے اجتناب کریں (بچیں) اس کے علاوہ باقی تمام اشیاء کو استعمال کرتے ہوئے سستی، معیاری، ذائقہ دار اور زیادہ عرصہ تک باقی رہنے والی اشیاء فراہم کی جائیں۔ اور اس مقصد کی خاطر سمندر میں اُگنے والی نباتات سے لے کر فضاء کی بلندیوں میں پرواز کرنے والے پرندوں کے پروں تک سے ہر ممکن استفادہ کیا گیا۔ کسی چیز کو رنگ پیدا کرنے یا رنگ نکھارنے کے لئے بنایا گیا اور کسی چیز کو ذائقہ میں بہتری پیدا کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا۔ غرض جو بھی نئے اجزائے ترکیبی وجود میں آئے ان میں دینِ اسلام کے بتائے ہوئے حلال اور حرام کے ضوابط کو مدِ نظر نہیں رکھا گیا۔

غیر ملکی اشیائے خورد و نوش کا عام ہو جانا پھر جوں جوں عالمگیریت زور پکڑتی گئی اور دنیا سمٹ کر ایک global village (عالمی دُنیا) کی شکل اختیار کر گئی تو اس کا ایک اثر یہ بھی ہوا کہ کھانے پینے والی وہ اشیاء جو کبھی صرف غیر مسلم ممالک میں ہی میسر ہوتی تھیں مسلم ممالک میں باآسانی ملنے لگیں، لہٰذا ان اشیاء کے حلال وحرام ہونے کا مسئلہ ایک عالمی شکل اختیار کر گیا۔

بعض اسلامی ممالک کی بیداری پھر بعض اسلامی ممالک نے اس مسئلہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فی الفور اس بات کا اہتمام کیا کہ جب تک کسی غذا کے حلال ہونے کی تصدیق نہ ہو جاتی اسے اس ملک میں درآمد کی اجازت نہ ہوتی، اس طرح سے یہ ممالک بہت حد تک اس مسئلہ کا شکار ہونے سے بچ گئے۔

حلال وحرام کا شعور بیدار کریں مگر ہمارے یہاں پاکستان میں اس بارے میں کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا گیا، لہٰذا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پاکستان کے بازاروں میں ملنے والی تمام کھانے پینے والی چیزیں حلال ہیں، بلکہ مشاہدہ یہ ہے کہ اس وقت ہمارے ملک میں بعض ایسی اشیاء بھی فروخت ہو رہی ہیں جو حلال نہیں۔

لہٰذا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم لوگ بھی اپنے اندر حلال اور حرام کا شعور پیدا کریں اور صرف حلال چیزیں استعمال کریں اور حرام چیزوں سے مکمل اجتناب کریں (بچیں)۔

اسی غرض سے حلال غذاؤں کی اہمیت پر یہ مضمون تحریر کیا گیا ہے، جس میں قرآن وحدیث سے حلال غذاؤں کی اہمیت اور حرام غذاؤں سے بچنے کی تاکید کو بیان کیا گیا ہے۔

دین کی پابندی کرنے میں فائدے ہی فائدے سب سے پہلے ایک اہم بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ دین سختی کا نام نہیں ہے، بلکہ دین نام ہے پابندی کا کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند رہے اور حقیقت یہ ہے کہ شریعت کی ان پابندیوں پر عمل کرنے میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے اور بعض اوقات تو کھلی آنکھ سے اس فائدہ کا مشاہدہ بھی ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ہماری ناقص عقل اس فائدہ کو جاننے سے عاجز رہتی ہے، اور ہم شریعت کے اس حکم کو سختی سمجھ بیٹھتے ہیں، حالاں کہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

حلال وحرام کی پرواہ نہ کرنے کا وبال اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہم پر حلال وحرام کی جو پابندیاں لگائی ہیں، یہ سختی ہرگز نہیں، بلکہ ان پابندیوں پر عمل کرنے میں ضرور ہمارا ہی کوئی نہ کوئی فائدہ ہے۔ اور حقیقت یہ کہ ہماری پریشانیوں اور مسائل کی ابتداء ہی یہاں سے ہوتی ہے کہ جب ہم ان پابندیوں سے ہٹ کر زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ زندگی کے کسی بھی شعبے میں جب ہم ان پابندیوں کی مخالفت کرتے ہیں تو طرح طرح کے مسائل جنم لیتے ہیں اسی طرح جب انسان کھانے پینے کی اشیاء میں شریعت کے احکامات سے ہٹتا ہے تو اس کا نتیجہ خطرناک بیماریوں اور بہت سے پیچیدہ مسائل کی شکل میں سامنے آتا ہے۔........ (جاری ہے)

دین کے پانچ بڑے شعبوں کی تفصیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دین کے پانچ شعبے ہیں

1 عقائد 2 عبادات 3 معاملات
4 معاشرت 5 اخلاقیات۔

جن میں سے تین شعبوں کا تعلق اعضاء ظاہرہ یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ سے ہے۔

عبادات، معاملات، معاشرت دین کے شعبوں کی یہ تین قسمیں ایسی ہیں جن کا تعلق ہمارے اعضاء وجوارح سے ہے۔

اور دو شعبے ایسے ہیں کہ جن کا تعلق انسان کے دل سے ہوتا ہے: عقائد اور اَخلاق۔

اعضاء سے متعلق دین کے تین شعبے

1 **عبادات:** جیسے ہم ''نماز'' پڑھتے ہیں، رکوع کرتے ہیں، سجدہ کرتے ہیں، بیٹھتے ہیں یہ سب کام ہاتھ پاؤں سے ہوتے ہیں۔

اسی طرح ''روزہ'' ہے اس میں کھانے پینے اور ہم بستری سے بچتے ہیں، گناہوں سے بچتے ہیں یہ تمام کام ہاتھ پاؤں سے ہوتے ہیں۔

اسی طرح ''حج'' ہے کہ حج میں ہم لمبا سفر کر کے جاتے ہیں، پھر خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں، صفا مروہ کے درمیان چکر لگاتے ہیں، مزدلفہ اور منیٰ میں جاتے ہیں، کنکریاں مارتے ہیں۔ تو یہ تمام کام ہاتھ پاؤں سے ہوتے ہیں۔

ایسے ہی ''قرآن پاک کی تلاوت'' زبان سے ہوتی ہے۔

2 **معاملات:** تجارت کرنا، کھیتی باڑی کرنا، ملازمت کرنا وغیرہ یہ تمام کام ایسے ہیں جو ہاتھ پاؤں سے ہوتے ہیں۔

3 **معاشرت:** کھانا، پینا، سونا، چلنا، پھرنا اور اُٹھنا بیٹھنا وغیرہ یہ سارے کام ہاتھ پاؤں سے ہوتے ہیں۔

تو ان تینوں قسم کے اعمال کا تعلق انسان کے اعضاء وجوارح سے ہوتا ہے۔

دل سے متعلق دین کے دو شعبے

1 **عقائد:** بنیادی عقیدے تین ہیں:

1 توحید 2 رسالت 3 قیامت۔

۱ **توحید:** اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھنا کہ ان کا نہ کوئی ذات میں شریک ہے اور نہ صفاتِ کمال میں شریک ہے۔

۲ **رسالت:** جو لوگوں کی اصلاح کے لئے نبی بھیجے ہیں، راجح قول میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی تھے۔ [الخیر الجاری 74/4 بحوالہ ابنِ حبان]

سب سے اخیر میں نبی پاک ﷺ کو آخری نبی بنا کر بھیجا۔

۳ **قیامت:** مرنے کے بعد جی اٹھنا ہے،

حق تعالیٰ کے دربار میں حاضری ہے، جنت ہے، دوزخ ہے، کافر لوگ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈالے جائیں گے، مسلمان لوگ کہ جن کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ بھی کچھ عرصہ کے لئے دوزخ میں ڈالے جائیں گے، جن کے گناہ کم اورنیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل کئے جائیں گے۔

ان سب چیزوں کا تعلق عقیدوں سے ہے اور عقیدہ دل میں ہوتا ہے، اس لئے عقائد کا تعلق دل سے ہے۔

2 **اَخلاق:** ایسے ہی اَخلاق کا تعلق بھی دل سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہو، اللہ تعالیٰ پر توکل (بھروسہ) ہو اور ان کے ہر کام پر رضا بالقضاء ہو، جب کوئی تکلیف آئے تو صبر کریں، راحت آئے تو شکر کریں، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور ان کی ناراضگی سے ڈرتا رہے اور ان کی رحمت سے امید رکھے اس سے تواضع پیدا ہوگی۔

اس کے مقابلہ میں بُرے اَخلاق جیسے تکبر کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا، اسی طرح عُجب یعنی خود بینی کہ اپنی نیکیاں، اپنی خوبیاں جان بوجھ کر سوچتے رہنا۔

اسی طرح رِیا کہ انسان کو دکھانے کے لئے کوئی اچھا کام کرنا اور حُبِّ مال کہ مال کی محبت کا ہونا۔ حُبِّ جاہ کہ نام پیدا کرنے کی محبت رکھنا۔ حرصِ کلام کہ بولنے کا لالچ ہونا۔ حرصِ مال کہ مال جمع کرنے کا لالچ رکھنا یہ سب چیزیں بُرے اَخلاق میں سے ہیں۔ **لہٰذا** اچھے اور بُرے اَخلاق ان سب کا تعلق دل سے ہے۔

دین کے یہ پانچ بڑے شعبے ہیں اور ان میں سے اخلاق ایسی چیز ہے جو انسان خود حاصل نہیں کرسکتا۔

اچھے اَخلاق پیدا کرنے کا طریقہ

اَخلاق میں بڑی باریکیاں ہوتی ہیں، تکبر اور استغناء دونوں قریب قریب ہیں، ان میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے، اِس لئے اچھے اخلاق پیدا کرنا اور بُرے اَخلاق کو کمزور کرنا یہ شیخ کے مشورہ کے بغیر نہیں ہوتا، اس لئے پیر (شیخ) پکڑنا ضروری ہوجاتا ہے۔

اخذ و ترتیب
مولانا زین العابدین صاحب

9

گھڑی
خریدنے میں اچھی نیت

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت والد (مفتی محمد شفیع) صاحب نے مجھے پہلے پہل ہاتھ کی گھڑی حجاز (سعودیہ) سے لاکر دی تو ساتھ ہی فرمایا کہ "یہ گھڑی اس نیت سے اپنے پاس رکھو کہ اس کے ذریعے اوقاتِ نماز کی پابندی کرسکو گے، اور وقت کی قدر و قیمت پہچان سکو گے"۔

(میرے والد میرے شیخ، ص: 151)

حج اور تجارت

از مدیر ماہنامہ علم وعمل، لاہور
(از افادات) حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ [البقرۃ:198]

(حج کے موقع میں) تمہیں اپنے رب کا فضل (رزق، تجارت) حاصل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

یہ آیت احکامِ حج کے متعلق ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ حج کو ایک میلہ سمجھتے تھے، اس لئے حج کے زمانہ میں باہر کے لوگ تجارت کی نیّت سے مکّہ آیا کرتے تھے، جب اسلام آیا اور مسلمانوں کو اخلاص کی تعلیم دی گئی تو صحابہ کرام کو شبہ ہوا کہ شاید کہ حج کے سفر میں مالِ تجارت ساتھ لے جانا اخلاص کے خلاف ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس میں کوئی شبہ نہیں حج کے سفر میں تم اپنا رزق (رب کا فضل) تلاش کر سکتے ہو۔ حج کے سفر میں تجارت کی اجازت ملنا اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے کتنی بڑی خاص رحمت ہے۔ غور فرمائیے! کہ کسی بادشاہ تو کیا کسی ادنیٰ حاکم وافسر کے پاس ملنے جانا ہو اور ساتھ تجارتی مال بھی لے جائے تو وہ افسر یہی کہے گا کہ مجھے ملنے تھوڑا ہی آئے ہو اپنی تجارت کو آئے ہو۔ اللہ تعالیٰ کتنے مہربان ہیں۔

حج وتجارت کی چند صورتیں اور احکام

اس کی تین صورتیں ہیں: ❶ حج اور تجارت دونوں کی نیّت برابر درجہ میں ہے تو اس حالت میں تجارت جائز تو ہے مگر اخلاص کم ہوگا۔ جائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے حج کے ساتھ ایک مباح (جائز کام) کو ملایا ہے۔ ❷ سفرِ حج میں اگر اصل نیّت تجارت کی ہے اور حج ضمناً کر رہا ہے تو اس صورت میں گناہ ہوگا اور یہ شخص ریاکار (دکھلاوا کرنے والا) شمار ہوگا کیوں کہ یہ مخلوق کو دھوکہ دے رہا ہے کہ جاتا ہے تجارت کے لئے اور ظاہر کرتا ہے کہ میں حج کو جا رہا ہوں۔ ❸ اصل نیت حج کی ہو تجارت ضمناً ہو تو اس صورت میں تجارت کرنا افضل ہے یا نہ کرنا؟ صرف اتنی تفصیل ہے کہ زادِ راہ اگر بقدر کفایت موجود ہے تو افضل یہ ہے کہ تجارت کا سامان نہ لے جائے کیوں کہ اس میں اخلاص زیادہ ہے اور اگر زادِ راہ بقدرِ ضرورت ہی ہے بقدرِ کفایت نہیں اور تجارت کی نیت بھی ضمناً ہے تو اس نیت سے سفرِ حج میں سامانِ تجارت ساتھ لے جانا کہ سفر میں سہولت اور مدد ملے گی نہ صرف جائز بلکہ اجر وثواب کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سفرِ حج کے قدم بہ قدم پر ڈھیروں ثواب عنایت فرمائے اور بار بار حج مقبول نصیب فرمائیں آمین ثُمَّ آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ہر جائز سفر میں اعلیٰ نیکی کی بڑھیا سے بڑھیا نیت کرنی چاہیے۔ (ادارہ)

کافر جنت میں کیوں نہیں داخل ہو سکتے؟

ازافادات
حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

قرآن وسنت کی تعلیم یہ ہے کہ یہ دنیا ایک ''دارالامتحان'' ہے، جنت اس امتحان میں کامیابی کا صلہ ہے اور دوزخ ناکامی کی سزا اور ''ایمان'' اس امتحان کی بنیادی شرط اور وہ ''لازمی سوال'' ہے جسے حل کیے بغیر کوئی شخص کامیاب نہیں ہوسکتا ہے، اس لیے جنت کا حصول ایمان کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

دنیا میں روزمرہ جن امتحانات سے ہمارا سابقہ پڑتا ہے، ان پر ہی اگر ہم غور کرلیں تو واضح طور سے نظر آئے گا کہ ہر امتحان میں کچھ سوالات بنیادی اہمیت رکھتے ہیں اور ممتحن (امتحان لینے والا) ان سوالات کو کامیابی کا مدار سمجھتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ سوالات ایسے ہوتے ہیں جنھیں حل نہ کرنے سے کامیابی کے درجے (نمبرز) میں کمی ہوجاتی ہے، مگر وہ سوالات کامیابی اور ناکامی کے لئے فیصلہ کن نہیں ہوتے ہیں.... اب اگر کوئی شخص پہلی قسم کے لازمی اور اہم سوالات کو تو حل نہ کرے، بالکل چھوڑ دے یا انہیں غلط طریقہ سے حل کرے اور دوسرے قسم کے ضمنی سوالات صحیح صحیح حل کرے تو آپ خود سوچیے کہ وہ شخص کامیاب ہوگا یا ناکام؟ ظاہر ہے کہ کوئی بھی انسان ایسے شخص کو کامیاب قرار نہیں دے گا، اس لئے کہ اس نے اصلی بنیادی اور لازمی سوالات کو بالکل حل نہیں کیا، بس جو شخص اسلام کے بنیادی عقائد، توحید، رسالت، آخرت وغیرہ پر ایمان نہیں رکھتا اور ساتھ ساتھ کچھ اچھے کام بھی کرتا ہے، اس کی مثال بالکل ایسی ہے۔

اِسی بات کو ایک دوسرے طریقے سے بھی سمجھ لیجئے، دنیا میں بہت سی چیزیں اپنی ذات کے اعتبار سے مفید ہوتی ہیں لیکن کوئی دوسری خراب چیز ان کے ساتھ مل کر ان کی تمام خوبیوں پر پانی پھیر دیتی ہے مثلاً دودھ، مکھن اپنی ذات کے اعتبار سے کتنی قوّت بخش غذائیں ہیں لیکن اگر ان کے ساتھ سنکھیا (زہر) ملا دیا جائے تو یہی چیزیں مہلک (ہلاک کرنے والی) بن جاتی ہیں... انسان کے اعمال کا بھی یہی حال ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد بھی یہی ہے کہ ''کفر'' وہ زہر ہے جو انسان کے تمام نیک اور اچھے اعمال کو اکارت اور ضائع کر دیتا ہے، یہی اعمال اگر ایمان کے ساتھ ہوں تو انسان کے درجات میں ترقی کا سبب بنتے ہیں اور ان سے اس کی آخرت سنورتی ہے، لیکن اگر ان کے ساتھ کفر مل جائے تو وہ ان کو اسی طرح بے کار کر دیتا ہے، جیسے سنکھیا (زہر) دودھ اور مکھن کو۔

مرسلہ: مولانا محمد عمر فاروق صاحب، لاہور

نیکی و بدی اور نیکی کے دو دشمن

مولانا محمد طیب الیاس صاحب
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العزّت نے جب دنیا کو وجود دیا، دنیا میں انسان کو بسایا اور اس کو دار العمل بنایا تو اس دنیا میں نیکی و خیر کو رکھا اور بدی و شر کو بھی رکھا اور انسان کو حکم دیا کہ وہ نیکی و خیر کو اختیار کرے اور بدی و شر سے اجتناب کرے یعنی بچے۔

نیکی و خیر سے ہدایت کے چشمے پھوٹتے ہیں جب کہ بدی و شر سے تاریکی و ظلمت کے سائے طویل سے طویل ہو جاتے ہیں۔

سمجھ دار انسان ہمیشہ خیر ہی کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے اور اسی کے لئے تگ و دو کرتا ہے اور اسی کی تعلیم و ترغیب دیتا ہے اور اسی کی عظمت کو بیان کرتا ہے اور اسی کے فوائد کا تذکرہ عام کرتا ہے، جب کہ غافل انسان نفس اور شیطان کے کہنے میں آ کر نیکی و خیر سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے اور عارضی لذّتیں حاصل کرنے کے لئے اپنے خالق و مالک کو اپنے سے ناراض کر لیتا ہے اور ظلمتوں کے سائے تلے پناہ لے لیتا ہے۔

نیکی اور خیر کے دو بڑے دُشمن ہیں

1 نفس نفس انسان کو خیر سے دور کرنے اور بدی و شر کی طرف لانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے کیوں کہ نفس اپنی حقیقت کے اعتبار سے ''اَمَّارَۃٌ بِالسُّوء'' ہے کہ وہ انسان کو برائی کی تعلیم دیتا ہے، گناہ کی طرف اُبھارتا ہے، نیکی سے دور کرتا ہے، لیکن اگر اس نفس کو دبا دیا جائے اور اس کی خواہشات کے آگے نیکی و خیر کا بند باندھ دیا جائے تو اس کی سرکشی کچھ کم ہو جاتی ہے اور یہ ''لَوَّامَۃٌ'' بن جاتا ہے یعنی پہلے تو برائی پر آمادہ کرتا تھا اب برائی پر ملامت کرتا ہے۔

پھر اس کی خواہشات کا مزید گلا گھونٹ دیا جائے اور اس کے ہر کہے کو ٹال دے اور اس پر بالکل بھی عمل نہ کرے تو یہ نفس ''مُطْمَئِنَّۃٌ'' بن جاتا ہے جس کو کہا جاتا ہے کہ شریعت عینِ طبیعت ہو جائے یعنی شریعت کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے طبیعت خوب آمادہ ہو لیکن جہاں شریعت کی خلاف ورزی ہو، گناہ کے کام ہوں تو طبیعت بے چین ہو جائے اور گناہ سے وہ ایسے دور بھاگے جیسے کسی شخص پر آگ کا انگارہ پھینک دیا جائے تو وہ اس سے دور بھاگتا ہے۔

بہرحال قرآن پاک میں نفس کی ان تینوں قسموں کا ذکر آتا ہے:۔

1. نفسِ امّارہ بالسّوء ..... [یوسف:53]
2. نفسِ لوّامہ .... [القیامۃ:2]
3. نفسِ مطمئنّۃ .... [الفجر:27]

مگر نفس کی سرکشی اور منہ زوری کو توڑنے

کے لئے اہل اللہ کی صحبت اختیار کی جاتی ہے اور ان کے ساتھ رہ کر خیر میں ترقی کرنے اور شر سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے جس کو ''اصلاحِ نفس'' کہا جاتا ہے۔

جس طرح کوئی شخص میڈیکل کی کتاب دیکھ کر ڈاکٹر نہیں بن جاتا اسی طرح محض نفس کے مکرو فریب کے بارے میں پڑھ کر اوران کا علاج جان کر کوئی اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرسکتا۔ جس طرح کسی ناتجربہ کار کو کوئی کام سونپ دیا جائے تو وہ اس کو صحیح طور سے انجام دینے کے بجائے اس کو بگاڑ کر رکھ دیتا ہے۔اسی طرح جو بغیر کسی مصلح اور شیخ کے نفس کو ازخود قابو کرنا چاہے تو وہ نفس کو قابو کرنے کے بجائے خود اس نفس کی چالوں کا شکار ہو جاتا ہے اور گم راہی کے راستے پر چل پڑتا ہے، اس لئے نیکی وخیر کے پہلے دشمن ''نفس'' کو ازخود قابو نہ کیجئے بلکہ کسی مصلح اور شیخ کے مشورہ سے قابو کیجئے۔

2 شیطان

نیکی وخیر کا دوسرا دشمن ''شیطان'' ہے، جو بہت عبادت گزار تھا لیکن جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور ربّ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو وہ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہوگیا تو پھر اس نے بدی اور شر کو پھیلانے کا بیڑا اٹھایا اور مخلوقِ خدا کو گم راہ کرنے کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کیا۔شیطان کے پاس گم راہ کرنے کے لئے مختلف چالیں اور حیلے بہانے ہیں لیکن اللہ ربّ العزّت نے قرآن پاک میں مختلف مقامات پر شیطان سے ہوشیار رہنے کا حکم دیا ہے اور اس سے دوستی لگانے سے منع کیا ہے۔فرمایا:

''بے شک شیطان تمہارا بڑا دشمن ہے تم اسے دشمن ہی سمجھنا (دوست نہ بنانا)''۔ [فاطر:6]

شیطان کی دوستی نیکی وخیر سے دور کردیتی ہے اور انسان عارضی لذتوں کے حصول کے لئے اپنے خالق اور اس کے حکموں کو بھلا دیتا ہے، پھر اگر ربّ تعالیٰ کی طرف سے رحمت نہ ہو اور توبہ کی توفیق حاصل نہ ہو اور گناہوں کی وادی میں بھٹکتے بھٹکتے ہی اسے موت آجائے تو پھر عذاب کا خطرہ ہے۔

بہرحال خیر سے دور کرنے والی اور شر پر آمادہ کرنے والی دو چیزیں نفس اور شیطان کی چالوں اور حیلوں سے ہوشیار رہ کر زندگی بسر کیجئے، گناہ کر بیٹھیں تو گھبرائیں نہیں فوراً درِ توبہ پر آجائیں اور ربّ تعالیٰ کے حضور ندامت کا اظہار کریں، گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگئے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ کیجئے تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

پھر خوب نیکیاں کیجئے۔

''بے شک نیکیاں کرنا گناہوں کو ختم کرڈالتا ہے''۔ [ہود:114]

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی وخیر کو اختیار کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین ثم آمین

ختمِ نبوت کی ایک واضح دلیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے اردگرد گھومنے لگے اور تعریف کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

[صحیح البخاری 627/1]

سید الاولین والآخرین، خاتم النبیین ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلنے والا ہر کلمہ، جملہ اور کلام وہ چمکتے ہوئے اور روشن موتی ہیں جس کی چمک اور دمک کے سامنے کوہِ نور تو کیا سورج بھی تاریک نظر آتا ہے۔ انہیں میں سے ایک فرمان یہ بھی ہے، اور یہ نبی کریم ﷺ کی ختمِ نبوت اور خاتم النبیین (آخری نبی) ہونے کی ایسی واضح دلیل ہے جس کو ایک اَن پڑھ جاہل سے جاہل دیہاتی بھی سمجھ سکتا ہے کہ جیسے محل مکمل ہو جائے تو اب نہ اینٹ کی ضرورت رہتی ہے، نہ بجری اور سیمنٹ کی اسی طرح آپ ﷺ کے بعد اب کسی طریقہ سے بھی کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ختمِ نبوت کی اہمیت

مرسلہ: محمد قاسم میواتی، لاہور

☆......مسئلہ ختمِ نبوت قرآن مجید کی سو روشن آیات سے ثابت ہے۔

☆......مسئلہ ختمِ نبوت 210 احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔

☆......مسئلہ ختمِ نبوت تواتر سے ثابت ہے۔

☆......مسئلہ ختمِ نبوت اجماعِ صحابہ اور اجماعِ اُمّت سے ثابت ہے۔

☆......مسئلہ ختمِ نبوت پر اُمّت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔

☆......مسئلہ ختمِ نبوت کے لئے 1200 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جامِ شہادت نوش فرمایا، جس میں 700 حافظ، قاری اور 70 بدری صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تھے۔

ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیاں ختمِ نبوت کی تائید اور خدمت میں گزار دیں، دن رات اس مسئلہ کی اہمیت کو خوب بیان کیا اور عوام میں اس شعور کو بیدار کیا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد جو کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے، مکّار ہے، کافر ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ اس عقیدہ کو پہچاننا چاہئے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشی اور قرب کو حاصل کرنا چاہئے۔ جو شخص نبی کریم ﷺ کا ذاتِ اقدس کا دفاع کرتا ہے وہ آپ ﷺ کی شفاعتِ کبریٰ کا مستحق بن جاتا ہے۔

تجارت میں لوگوں کو دھوکہ کا وبال

عبدالحمید بن محمود مغولی کہتے ہیں کہ ''میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مجلس میں حاضر تھا، کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے ہیں، جب ہم ذات الصفاح (ایک مقام کا نام) پہنچے تو ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا، چناں چہ ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی، پھر قبر کھود چکے تو ہم نے دیکھا کہ ایک بڑے کالے ناگ نے پوری قبر کو گھیر رکھا ہے، اس کے بعد ہم نے دوسری جگہ قبر کھودی تو وہاں بھی وہی سانپ تھا، اب ہم میت کو ویسے ہی چھوڑ کر آپ کی خدمت میں آئے ہیں کہ اب ہم کیا کریں؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ سانپ اس کا برُا عمل ہے جس کا وہ عادی تھا، جاؤ اسے اسی قبر میں دفن کر دو، اللہ کی قسم! اگر تم اس کے لئے پوری زمین بھی کھود ڈالو گے پھر بھی وہی سانپ اس کی قبر میں پاؤ گے۔

بہرحال اسے اسی طرح دفن کر دیا گیا، سفر سے واپسی پر لوگوں نے اس کی بیوی سے اس شخص کا عمل پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس کا معمول تھا کہ وہ غلہ بیچتا تھا اور روزانہ بوری میں سے گھر کا خرچ نکال کر اس میں اسی قدر بھوسہ ملا دیتا تھا، گویا دھوکہ سے بھوسہ کو غلہ کی قیمت پر فروخت کرتا تھا۔ (اھوال القبور لابنِ رجب 66/1)

مرسلہ: ام قانتہ، لاہور

بول بڑے اَنمول

- پڑھیں.................. انتخاب کے ساتھ
- غور کریں.................. گہرائی کے ساتھ
- خدمت کریں.................. لگن کے ساتھ
- بحث کریں.................. دلیل کے ساتھ
- بولیں.................. اختصار کے ساتھ
- مقابلہ کریں.................. جرأت کے ساتھ
- عبادت کریں...... محبت و اخلاص کے ساتھ
- بات سنیں.................. توجہ کے ساتھ
- زندگی گزاریں........ اعتدال کے ساتھ

(بکھرے موتی 130/4)

مرسلہ: محمد احسان عالمی، ٹھٹھہ

سود کے چند نقصانات

1. دل کا سخت ہو جانا۔
2. دل کا رحم سے خالی ہو جانا۔
3. کسی مصیبت پر دل کا نہ دُکھنا
4. مال کی محبت اس قدر بڑھ جانا کہ قریبی رشتہ داروں کا بھی لحاظ نہ کرنا۔

(از افادات: حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مرسلہ: محمد حسنین۔ لاہور

علماء کرام اور عوام کا مل بیٹھنا (جوڑ) وقت کی اہم ضرورت کیوں؟

از مدیر ماہنامہ علم و عمل لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلَى آلِهِ وَ أَزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِيْنَ.

اہلِ مدارس اور عوام کا جوڑ یعنی آپس میں مل بیٹھنا اور ایک دوسرے سے رابطہ میں رہنا، اہلِ مدارس کو عوام کے حقوق کا خیال رکھنا اور عامۃ الناس کو مدارس کی ضروریات کا خیال رکھنا اِس وقت اور دور کی اہم تر ضرورت ہے اِس سلسلہ میں ماہ نامہ علم و عمل لاہور اپنی کاوش بصورت تحریر، تدبیر، مشورۂ پیشِ خدمت کرنا چاہتا ہے۔

اہلِ مدارس کی خدمت میں: مدارسِ دینیہ کی انتظامیہ (مہتممین و ناظمین حضرات کرام) کی خدمت میں نہایت ادب سے چند گزارشات:

(1) مدرسہ کے ذمّہ دار حضرات کو چاہئے کہ مدرسہ کے طلباء کرام کے نظامِ تربیت کو ترجیح دیتے ہوئے شفاف اور مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔ مدارسِ دینیہ میں علمِ دین پڑھا پڑھایا جاتا ہے مگر اکثر مدارس میں دینی تربیت پر کوشش کے نتائج سامنے نظر نہیں آتے۔ تعلیم کے برابر تربیت پر بھی زور دینا چاہیے۔ طلباء کو شریعت اور مدرسہ کے قوانین کی پابندی کے لئے پابند کیا جائے۔ (2) نظامِ مالیات کو ذمّہ داری سے ری چیک کرتے ہوئے امانت دار ہاتھوں میں صاف و شفاف رکھتے ہوئے ہر قسم کا خرچ کا ریکارڈ رکھئے۔ مدرسہ کی رقم کو غیر محفوظ ہاتھوں سے دور رکھتے ہوئے نہ کبھی ذاتی استعمال میں لائی جائے نہ مدرسہ سے باہر کسی کو قرضہ دیا جائے۔ (3) مدرسہ کی اشیاء کی خرید و فروخت میں خوب احتیاط برتی جائے۔ (4) مدرسہ کے اندر موجود اشیاء کا بھی خوب حساب رکھا جائے انہیں خراب ہونے سے بچایا جائے اور بے جا استعمال کرنے سے روکا جائے۔ (5) طلباء جو عصری تعلیم بھی حاصل کرنا چاہیں ان میں جو قابل ہیں انہیں نہ صرف عصری تعلیم کی اجازت دی جائے بلکہ اس کی تیاری بھی کرائی جائے۔ (6) طلباء اور عوام کے فائدہ کے لئے اصلاحی بیانات کا سلسلہ رکھا جائے۔ (7) درسِ قرآن یا درسِ حدیث کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے جن سے عام آدمی بھی فائدہ اٹھا سکیں (8) عوام الناس کی بہتری اور فائدہ کے لئے جو کچھ ہو سکے کیا جائے۔ مگر حدود کے اندر رہتے ہوئے۔ (9) صرف مال داروں کا ہی نہیں بلکہ امیر و غریب سب کا خیال رکھا جائے۔

(10) اَنا پرستی، سختی، بے راہ روی، اپنوں کو نوازنا بغیر کسی اہلیت و قابلیت جیسے امور سے بچا جائے۔

(11) اہل مدارس کو کبھی غیر مہذب طریقہ سے چندہ نہ کرنا چاہیے۔

علماء کرام اپنی تقریر، تحریر، تالیف اور بیانات میں عوامی مسائل اور ترجیحات کا خیال فرمائیں۔ (ادارہ)

علماء کرام کو چندہ کے لئے امیروں کے دروازوں پر نہ جانا چاہئے اور نہ ہی بسوں، راستوں میں لڑکے بھیج کر چندہ کیا جائے بلکہ معروف طریقہ سے مدرسہ کی ضرورت کا اعلان کر دیا جائے۔

عوام کی خدمت میں: 1 عوام الناس کو چاہئے کہ دینی مدارس کا ہر طرح سے خیال رکھیں 2 ناظمین وائمہ مساجد کی ناقدری نہ کریں بلکہ دینی مدارس جو دین کے قلعہ ہیں ان کی انتظامیہ سے مکمل رابطہ میں رہ کر فائدہ اٹھائیں اور فائدہ پہنچائیں۔ دینی مسائل پوچھیں، پوچھ پوچھ کر عمل کرتے جائیں 3 لوگوں کو مزید مدرسہ و مساجد کی طرف راغب کریں اور شوق دلائیں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! دینی مدرسہ والے نہ دہشت گرد ہیں نہ دہشت گرد بناتے ہیں۔ میڈیا کی اندھی تقلید سے بچئے۔ ورنہ اپنا انجام بہت بُرا ہو سکتا ہے۔ 4 نہ علماء کرام کو کبھی بُرا کہئے نہ طلباء کرام کو۔ علماء و طلباء ہی پاکستان کی بقا کا اہم ذریعہ و سرمایہ ہیں۔ علماء و طلباء کرام کی غیبت کرنا سنگین ترین حرام کاری اور بدترین غیبتوں اور گناہوں میں سے ہے۔ 5 مدارسِ دینیہ کی جو خدمت بن پڑے کیجئے اور اسے سعادت سمجھئے۔ 6 کوئی دینی مدرسہ کسی مشکل میں ہو یا مقروض ہو تو ہمیں سرگرم ہو کر مل جل کر مدرسہ کا تعاون کرنا چاہئے۔ 7 جن مدارس میں مالی نظام پختہ نہ ہو یا مکمل اعتماد نہ ہو تو اپنی رقم سے ان کی ضرورت پر خود خرچ کر دیجئے مگر یاد رکھئے کہ کبھی حرام مال سے کسی مدرسہ کا تعاون ہرگز نہ کیجئے۔

17 **علماء کرام اور عوام کی خدمت میں:** علماء کرام اور عوام الناس کو اس دور میں مل بیٹھنا وقت کی اہم ضرورت ہونے کے ساتھ ساتھ علماء کرام کا بھی فائدہ ہے، عوام کا تو بہت زیادہ فائدہ ہے، نسلوں کو بھی بے حد فائدہ ہے اور ملکی سالمیت کا بھی اس میں تحفظ ہے، نظامِ معیشت کی بھی بہتری ہے نفاذِ اسلام کی کوشش بھی اسی میں ہے۔ یہود و نصاریٰ نیز بہت سے غیر مسلموں کی یہی کوشش ہے کہ عوام کو علماء سے دور کیا جائے مدارسِ دینیہ سے نفرت دلائی جائے۔

عوام کو چاہئے کہ دشمنوں کی گہری اور منظم سازشوں سے ہوشیار ہو کر اپنی اجتماعی (مل بیٹھنے کی) پوزیشن کو مضبوط کرنا چاہئے۔ ہم بھی ذرا ذرا سی بات پر مدارس کی خدمات کو یک لخت بھول کر طرح طرح کی باتیں شروع کر دیتے ہیں صرف غیر مسلم اقوام کو خوش کرنے کے لئے۔

نیز ابلیس اور اس کے لشکر کی پوری کوشش بھی یہی ہے کہ عوام اور مدارس کے درمیان نفرتیں پھیلائی جائیں، ہوش مند آدمی کو اچھی طرح پتہ ہے کہ غیر مسلموں کا ساتھ نہیں دینا پھر غفلت ہو جاتی ہے اب ذرا دھیان رکھئے مدارس دینیہ کے لئے دعائیں کیجئے اپنا تعلق و تعاون کو یقینی بنائیے اللہ تعالیٰ غلط فہمیاں دور فرمائے آمین ثُمَّ آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تبصرہ و تعارف

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزۡوَاجِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَاَتۡبَاعِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔
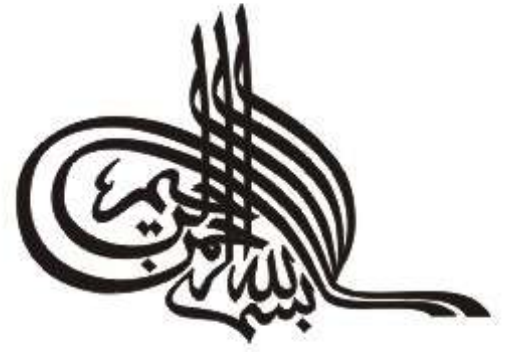
نام کتاب: ھدیۂ دلہن

صفحات: 256

ملنے کا پتہ: عمر پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ، پہلی منزل، غزنی اسٹریٹ 38۔ اردو بازار، لاہور

درج شدہ قیمت: 200 روپے

فون نمبر 042-37356963

کتاب کا نام اگرچہ ھدیۂ دلہن ہے مگر ماشاءاللہ تعالیٰ کتاب اپنی افادیت کے لحاظ سے نئی پرانی سب دلہنوں بلکہ غیر شادی شدہ عورتوں اور سب مردوں کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

فاضل مؤلف صاحب نے ماشاءاللہ تعالیٰ بڑی محنت کے ساتھ بہت سی ضروری باتیں جمع کردی ہیں۔

بس کہیں کہیں رض اور رح مختصر لکھے ہوئے نظر آتے ہیں جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے نام کے ساتھ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اور مرحومین کے ساتھ "رحمہ اللہ تعالیٰ" مکمل لکھنا چاہیے۔

کتاب کا مزا انہوں نے کچن کے کھانوں (کی ترکیبوں) پھلوں، سبزیوں سے مزید بڑھا دیا ہے۔ کتاب کے پندرہ باب بنائے ہیں، چھٹے باب میں خاندانی منصوبہ بندی کے حوالہ سے بہت مفید مواد لکھا ہے نیز خواتین کے لئے جہاں مفید کتابوں کے نام لکھے ہیں وہاں دو اہم کتابوں کے نام مزید درج کرلئے جائیں:

1 اصلاحی نصاب 2 اصلاحِ انقلابِ امت۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو نافع ومقبول فرمائے آمین۔ ثُمَّ آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

تبصرہ نگار: مدیر ماہ نامہ علم وعمل، لاہور

ماہ نامہ القاسم (خصوصی اشاعت)

"قلم وکتاب نمبر" صفحات: 212

ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابی ہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

ماہ نامہ القاسم کا یہ شمارہ تین ماہ کا اکٹھا شائع ہوا ہے، اس شمارہ میں مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی چند کتابوں پر تفصیلی تجزیئے اور تعارف پیش کیا گیا ہے۔ کچھ علمی مضامین ہیں اور آخر میں تیس سے زائد کتابوں پر مولانا عبدالقیوم حقانی کے قلم سے تبصرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ماہ نامہ القاسم کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین۔

تبصرہ نگار: ابوناجیہ، لاہور

مرسلہ
حافظ محمد امان اللہ خان
خیبر پختون خواہ

ہمارے گناہ کرنے سے نبی علیہ السلام کا دل دکھتا ہے

حکیم الاُمّت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ اپنے وعظ میں ایک حکایت بیان فرمائی جو بڑی سبق آموز اور بصیرت افروز ہے۔آپ نے فرمایا کہ لوگ سوچتے ہوں گے کہ ہمارے گناہوں سے کس کو تکلیف پہنچتی ہے،آپ ایک حکایت سے اس کا اندازہ کیجئے۔

مرزا بیدل شاعر کی حکایت ہے کہ اُن کے اشعار تصوّف کا رنگ لئے ہوئے تھے۔

کسی ایرانی نے ان کے اشعار کو دیکھ کر پسند کیا اور ان کو بزرگ سمجھ کر سفر کر کے ان کے پاس دہلی آیا۔جب ان کے پاس پہنچا تو اتفاق سے مرزا بیدل شاعر حجام کی دوکان میں داڑھی منڈوا رہے تھے،ایرانی کو یہ دیکھ کر غصہ آگیا اور جھلا کر پوچھا: "آغا!رِیش مے تراشی" یعنی آپ داڑھی مونڈوا رہے ہیں؟ مرزا بیدل نے جواب دیا:

ارے ریش مے تراشم
ولے دل کسے نہ مے خراشم

یعنی داڑھی منڈوا رہا ہوں کسی کا دل تو نہیں چھیل رہا ہوں۔ وہ بے چارہ مخلص تھا اس نے فی البدیہہ جواب دیا کہ:"اَرے دلِ رسول اللہ ﷺ مے خراشی"۔شاعر نے تو عرفی تصوّف کے طور پر جواب دیا تھا کہ کسی کو بھی تکلیف نہیں دینی چاہئے،کسی کا دل دکھانا اچھا نہیں،لیکن ایرانی نے جواب دیا کہ تو تو سب سے بڑا دل (نبی کریم ﷺ کا دل) چھیل رہا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ تو کسی کا دل نہیں دکھا رہا۔آپ ﷺ کی خدمت میں جب اعمال پیش ہوں اور آپ ﷺ کو معلوم ہوتا ہے کہ میری اُمّت کا ایک شخص یہ حرکت کرتا ہے کیا اس سے آپ ﷺ کا دل نہیں دکھتا،کیا آپ کا دل دکھانا چھوٹی بات ہے؟

آپ ﷺ کا قلبِ اطہر تو سید القلوب (دلوں کا سردار) ہے جب تم سید القلوب کو تکلیف دیتے ہو تو پھر تم یہ دعویٰ کیسے کرتے ہو کہ ہم کسی کا دل نہیں دکھا رہے ہے۔یہ سن کر مرزا کی آنکھیں کھلیں اور چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے،ہوش میں آئے تو توبہ کی اور زبان پر تھا کہ

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جانِ جاں ہمراز کردی

یعنی میں تو اندھا تھا،میری تو اِدھر کبھی نظر ہی نہ گئی تھی کہ مجھ سے اتنے بڑے دل کو تکلیف پہنچ رہی ہے،تو نے میری آنکھیں کھول دیں اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے۔اس واقعہ میں داڑھی مونڈنے والوں کے لئے خصوصی عبرت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ کو تکلیف نہ پہنچائی جائے کہ یہ ایک عظیم جرم ہے،اپنی شکل وصورت اور سیرت کو سنّت کے مطابق بنائیے۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہ

مولانا محمد شریف صاحب، لاہور

نام و نسب: نام عبد اللہ، کنیت ابو سلمہ والد کا نام عبد الاسد اور والدہ کا نام برّہ بنتِ عبد المطلب تھا، نبی کریم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

قبولیتِ اسلام: ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں نبی کریم ﷺ کے پناہ گزیں ہونے سے پہلے اسلام قبول کیا، ان کی بیوی حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی ان کے ساتھ اسلام قبول کیا، ان کے ساتھ حضرت عبیدہ بن حارث، حضرت ارقم بن ابی ارقم اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسلام لائے تھے۔ (اسد الغابۃ 281/5)

ہجرت: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی دونوں ہجرتوں میں شرکت کی۔

پھر حبشہ سے واپس آکر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ بخاری شریف کی ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے مہاجر تھے جو مدینہ میں داخل ہوئے۔

بہر حال حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ محرم کی دسویں تاریخ کو مدینہ پہنچے، خاندانِ عمرو بن عوف نے ان کو پورے دو ماہ یعنی آپ ﷺ کی تشریف آوری تک اپنا مہمان رکھا۔ (طبقات ابن سعد 288/2)

مؤاخات: نبی کریم ﷺ نے آپ کو حضرت سعد بن خیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بھائی بنا دیا اور رہنے کے لئے ایک زمین کا حصّہ مرحمت فرمایا۔

(طبقاتِ ابنِ سعد 289/2)

غزوات: غزوۂ بدر و اُحد میں حصّہ لیا، اس کے علاوہ سریۂ قَطَن ۴ھ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ڈیڑھ سو مجاہدین پر مشتمل ایک دستہ روانہ کیا جس نے دشمن کو شکست دی اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بہت سا مالِ غنیمت دربارِ نبوت میں پیش کیا۔

(طبقاتِ ابنِ سعد 289/2)

فضائل و محاسن: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ اعلیٰ فضل و کمال کے مالک تھے، جب وہ بیمار ہوئے تو نبی کریم ﷺ اکثر ان کی عیادت فرماتے تھے۔ (طبقاتِ ابنِ سعد 289/2)

وفات: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جب سریہ قَطَن سے واپس آئے تو زخم پھر ہرا ہو گیا اور ایک عرصہ تک بیمار رہ کر ۳ جمادی الاخری ۴ ھ میں انتقال فرمایا۔ ...... اتفاق سے نبی کریم ﷺ عین حالتِ نزع میں عیادت کے لئے تشریف لائے، گویا روح آپ ﷺ کے دیدار ہی کی منتظر تھی اِدھر آپ ﷺ تشریف لائے اُدھر روح نے جسم کا ساتھ چھوڑا آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک

سے ان کی دونوں آنکھیں بند کر کے فرمایا ''انسان کی روح جس وقت اٹھائی جاتی ہے تو اس کی آنکھیں اس کے دیکھنے کے لئے کھلی رہ جاتی ہیں''۔ (طبقات ابن سعد 290/2)

پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ و روشن کر، اس کو پر نور بنا، اس کے گناہ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ جماعت میں اس کا درجہ بلند فرما''۔

وفات سے کچھ پہلے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی دعا فرمائی تھی:

''اے اللہ! میرا خلیفہ میرے اہل پر بہتر شخص کو بنا''۔

چناں چہ ان کی وفات و عدّت کے بعد ان کی اہلیہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آ گئیں، اور اُمُّ المؤمنین بننے کا شرف حاصل کیا، یوں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی دعا پوری ہوئی۔

تدفین مدینہ کے مقام عالیہ میں وفات پائی اور مدینہ ہی کی خاک میں مدفون ہوئے۔

(سیر الصحابۃ 309/2)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین

بقیہ... فہمِ قرآن

اور وہ زہر اتنی تیز تھی کہ ایک قطرہ بھی اگر کوئی کھاتا تو تڑپ کر مرجاتا۔ (سیر اعلام النبلاء 376/1) معلوم ہوا کہ اثر ہر چیز میں رب تعالیٰ کا ہے۔

جادو سیکھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے

اسی لئے فرمایا'' اور وہ جادو کے ذریعہ کسی کو ضرر (نقصان) نہیں دے سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور لوگ سیکھتے تھے وہ چیز جو ان کو ضرر (نقصان) دیتی تھی'' کیوں کہ جادو سیکھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے تو کفر سے بڑا ضرر (نقصان) کیا ہو سکتا ہے۔ ''اور ان کو اس کا کچھ نفع بھی نہیں تھا'' چلو مالی طور پر کچھ فائدہ ہو گیا لیکن کافر بن کر مال لے لیں تو کیا فائدہ۔

جادو سے آخرت برباد ہو جاتی ہے

''اور البتہ تحقیق کے ساتھ یہود کے مولوی اور پیر جانتے ہیں البتہ جس نے جادو حاصل کیا آخرت میں اس کا کوئی بھی حصہ نہ ہوگا اور بُری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں کاش کہ یہ جان لیں کہ دنیا کے تھوڑے سے فائدے کے لئے کافر بن گئے، ایمان ضائع ہو گیا، آخرت برباد ہو گئی۔ کیا فائدہ؟

جادو کی کمائی حرام ہے

''اور اگر بے شک یہ ایمان لاتے اور کفر و شرک سے بچتے تو جو بدلہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا تو وہ بہت ہی اچھا تھا''۔ تو یاد رکھنا! یہ جتنے بھی کسی کو تکلیف پہنچانے کے لئے کرتے ہیں یہ جادو کی قسم ہے، اس کو جائز سمجھ کر کرانے والا بھی کافر اور کرنے والا بھی کافر اور اس کی کمائی بھی حرام۔ عموماً عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہیں۔

فال کا حکم

یہی حال ہے فال والوں کا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس نے کسی سے فال نکلوائی فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ (مسند احمد: 9532) اس نے شریعت کا انکار کیا جو آں حضرت ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس شریعت کی رو سے وہ کافر ہو گیا، اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ فرمایا'' کاش کہ یہ بروقت مسئلے سمجھیں اور جان لیں اور اپنا ایمان بچا لیں تا کہ آخرت میں ان کو نقصان نہ پہنچے۔

آپ کے مسائل اور ان کا حل

یکے از تلامذہ
حضرت صوفی صاحب دامت برکاتہم

ماہِ محرم کی چند اغلاط

مسئلہ: بعض لوگ اُس بچے کو جو محرم میں پیدا ہو منحوس سمجھتے ہیں، یہ محض غلط ہے۔

(اغلاط العوام جدید، ص:184)

مسئلہ: بعض لوگ ماہِ محرم میں نکاح وغیرہ کو ناجائز جانتے ہیں یہ محض غلط ہے۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ: بعض جاہل محرم میں تعزیہ کا سامان کرتے ہیں۔ تعزیہ کی برائی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ اس کے لئے ایسے ایسے کام کرتے ہیں کہ جو شرع میں بالکل شرک وگناہ ہیں۔

(بہشتی زیور 61/6)

مسئلہ: پورے ماہ اور خاص طور پر محرم کے دنوں میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مرثیہ کو گا گا کر پڑھا جاتا ہے اور اس کو پڑھنا اور سننا ثواب سمجھا جاتا ہے، حدیث میں منع فرمایا ہے:

"کہ دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں:

1. خوشی کے وقت گانا بجانا
2. اور مصیبت کے وقت نوحہ کرنا"۔ [مسند بزار: 7513]

(اغلاط العوام، ص:187)

مسئلہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بعض دشمنانِ دین اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ جس کی وجہ سے ایک عام آدمی نہ صرف دس محرم بلکہ پورے ماہِ محرم کو رنج وغم کا مہینہ سمجھنے لگتا ہے حالاں کہ شہادت کا وہ مرتبہ ہے جس کے حصول کی نبی کریم ﷺ نے یوں تمنّا فرمائی "میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ پھر شہید پھر زندہ پھر شہید کیا جاؤں"۔ [بخاری: 2644، مسلم: 4972]

تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ مہینہ بڑا مبارک ہوا۔

(اغلاط العوام، ص:187)

ڈیوٹی صحیح ادا نہ کرنا قومی وملی جرم ہے

جس کام کے لئے کسی کا تقرر کیا گیا ہے اگر وہ اس کام کو ٹھیک ٹھیک انجام دے تو تنخواہ حلال ہوگی ورنہ نہیں۔ جو سرکاری (وغیر سرکاری) ملازمین اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر ادا نہیں کرتے تو وہ خدا کے بھی خائن (خیانت کرنے والے) ہیں اور قوم کے بھی خائن (خیانت کرنے والے) ہیں اور ان کی تنخواہ شرعاً حلال نہیں۔

دنیا میں اس خیانت کا خمیازہ انہیں بھگتنا پڑتا ہے کہ اچھی آمدنی، اچھی رہائش اور اچھی خاصی آسائش اور آسودگی کے باوجود ان کا سکون غارت اور رات کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔

طاعت وعبادت کی توفیق چھین لی جاتی ہے اور آخرت کا عذاب مرنے کے بعد سامنے آئے گا۔ (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھیں)۔ آمین

بہر حال اپنی ڈیوٹی ٹھیک طور پر بجا نہ لانا ایک ایسا دینی، اَخلاقی اور قومی وملی جرم ہے کہ آدمی

اس گناہ کی معافی بھی نہیں مانگ سکتا۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل 291/8)

سجدۂ تلاوت کی قضا

سوال: ایک شخص کے ذمّہ سینکڑوں کی تعداد میں سجدۂ تلاوت باقی ہیں ان کو کس طرح ادا کرے اور تلاوت کے فوراً بعد سجدہ نہ کرنا گناہ تو نہیں؟

جواب: تلاوت کے فوراً بعد سجدہ کرنا مستحب ہے، تاخیر بھی گناہ نہیں۔

(طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: 391)

جس کے ذمّہ بہت سے سجدے ہوں وہ بلا تعیین سجدے کرتا رہے یہاں تک کہ اس کا دل گواہی دینے لگے کہ اب اس کے ذمّہ کوئی سجدہ باقی نہیں رہا۔اسی لئے فقہاء لکھتے ہیں کہ تلاوت کے فوراً بعد سجدہ کرلیا جائے ورنہ بھول جانے کا احتمال ہے جس سے واجب ذمّہ میں باقی رہ جائے گا اور گناہ گار ہوگا۔

(فتاویٰ محمودیہ 81/1)

کامل بزرگ کی پہچان

سوال: سچے اور کامل بزرگ کی کیا پہچان ہے؟

جواب: اس کے عقائد قرآن وحدیث کے مطابق ہوں، اَخلاقِ نبویہ کے ساتھ متصف ہو، ضروریاتِ دین کا علم رکھتا ہو، متبع سنت ہو، مال وجاہ کا لالچی نہ ہو، آخرت درست کرنے کی فکر ہر وقت ہو، مخلوق پر شفیق ہو، کسی کامل بزرگ کی صحبت اور تعلیم کے ذریعہ اپنے نفس کی اصلاح کی ہو اور ان بزرگ نے اس پر اعتماد کیا ہو، اس کی صحبت میں بیٹھنے والوں کی حالت روز بروز درست ہوتی ہو یعنی دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی طرف توجّہ زیادہ ہوتی ہو۔

(فتاویٰ محمودیہ 143/1)

مصائب کا سبب زیادہ تر شامتِ اعمال ہوتا ہے

انسان کو جو ناگوار حالات پیش آتے ہیں ان میں زیادہ تر انسان کی شامتِ اعمال کی وجہ سے آتے ہیں۔ان میں اللہ تعالیٰ سے شکایت ظاہر ہے کہ بے جا ہے، آدمی کو اپنے اعمال کی درستی کرنی چاہئے۔اور جو امور غیر اختیاری طور پر پیش آتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی ذاتی غرض تو ہوتی نہیں بلکہ بندہ ہی کی مصلحت ہوتی ہے، ان میں یہ سوچ کر صبر کرنا چاہئے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کو میری ہی کوئی بہتری اور بھلائی منظور ہے۔اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو بے شمار نعمتیں عطا کر رکھی ہیں ان کو بھی سوچنا چاہئے اور اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ کہنا چاہئے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل 447/8)

ساتھ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ اَحْوَالِ اَهْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ بھی ملالینا چاہئے۔

کیسی ٹوپی میں نماز پڑھنا چاہئے؟

جواب: جس ٹوپی کو پہن کر آدمی شرفاء کی محفل میں جاسکے اس ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔(حوالہ بالا 311/2)

خواتین کا علم وعمل

پڑوسیوں کے حقوق

از
ابوناجیہ، لاہور

پڑوسی کی تین قسمیں:

1 جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بعض پڑوسی وہ ہیں جن کا صرف ایک حق ہے، بعض وہ ہیں جن کے دو حق ہیں اور بعض وہ ہیں جن کے تین حق ہیں۔

ایک حق والا پڑوسی وہ غیر مسلم ہے جس سے کوئی رشتہ داری بھی نہیں، دو حق والا پڑوسی وہ ہے جو پڑوسی ہونے کے ساتھ مسلمان بھی ہے، تین حق والا پڑوسی وہ ہے جو پڑوسی بھی ہے، مسلمان بھی اور رشتہ دار بھی۔ (تفسیر ابنِ کثیر 300/2)

2 جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا کہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو"۔ [مسلم: 46]

3 جناب رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! فلاں عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ نمازیں بہت پڑھتی ہے، روزے بہت رکھتی ہے، اور صدقہ بہت دیتی ہے لیکن وہ پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذاء بھی پہنچاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! فلاں عورت کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ نفلی روزے کم رکھتی ہے، صدقہ بھی کم دیتی ہے اور نفلی نمازیں بھی کم پڑھتی ہے اور پنیر کے چند ٹکڑوں کا صدقہ دیتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ عورت جنت میں ہے۔ [مسندِ احمد: 9673]

معلوم ہوا کہ حقوق العباد کا خیال رکھنا نفلی عبادت سے زیادہ ضروری ہے۔

4 جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں اس قدر تاکید فرمائی یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ کہیں پڑوسی کو وارث نہ بنا دیں۔ (یعنی وراثت میں حصّہ دار نہ بنا دیں)۔ [بخاری: 6015 مسلم: 2624]

5 جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا جو رات کو سوئے تو اس کا پیٹ بھرا ہوا اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور اس آدمی کو پڑوسی کے بھوکا ہونے کی خبر بھی ہو۔ [طبرانی کبیر: 755]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جب تو شوربا پکائے تو اس کا پانی زیادہ کردینا اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا۔ [مسلم: 6855]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کس کو ہدیہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں میں جس کا دروازہ تمہارے قریب ہو اس کو دے دو۔ [بخاری: 2140]

6 جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑوسی کے تم پر حقوق یہ ہیں

1 اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور خبر گیری کرو 2 اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ 3 اگر وہ اپنی ضرورتوں کے لئے قرض مانگے تو اس کو قرضہ دو (جب کہ یقین ہو کہ قرض واپس کردے گا) 4 اگر اس سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی تو اس کی پردہ پوشی کرو (بشرطیکہ وہ جُرم کسی کی جان، مال، عزّت پر حملہ نہ ہو) 5 اگر اسے کوئی نعمت ملے تو اس کو مبارک باد دو 6 اگر پڑوسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے تسلی دو 7 اپنی عمارت اس کی عمارت سے اتنی بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہو جائے 8 جب تمہارے گھر میں کوئی اچھا کھانا پکے تو یہ کوشش کرو کہ تمہاری ہانڈی کی مہک اس پڑوسی کے لئے اور اس کے بچوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔ [طبرانی فی الکبیر: 1014]

25

حقوق العباد کا معاملہ بہت اہم ہے عام طور پر لوگوں کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ستر نافرمانیاں لے کر قیامت کے دن پہنچے تو اِس سے ہلکا جرم ہے کہ کسی بندہ کا ایک حق اپنے ذمّہ لے کر میدانِ قیامت میں حاضر ہو۔ (تحفۃ المسلمین ص: 808)

کیوں کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اس سے معافی کی امید رکھی جائے لیکن بندہ چوں کہ محتاج ہیں اس لئے ان کے حقوق کی ادائیگی کا دھیان رکھنا اور حقوق العباد سے پاک ہو کر جانا بہت زیادہ اہم اور نہایت ضروری ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مدعی و مدعیٰ علیہ دو پڑوسی ہوں گے۔ [مسندِ احمد: 17410]

اس لئے پڑوسیوں کے حقوق کا خوب خیال رکھئے۔

حدیث میں ہے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا عمر میں اضافہ کا سبب ہے۔ (مکارم الاخلاق لابنِ ابی الدنیا: 340)

رشتہ داری کے حقوق ... اور ہمارا معاشرہ

خواتین کا علم و عمل

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

قرآن و حدیث میں صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے حقوق کی بہت زیادہ تاکید پائی جاتی ہے۔ آج کل ہر دوسرا گھرانہ اختلافات اور مسائل کا شکار ہے۔ حقوق العباد کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ حقوق العباد کا معنیٰ ہوتا ہے عام بندہ کا جو حق وابستہ ہو اسے ادا کرنا۔ اِس وقت بات ہو رہی ہے کہ رشتہ داری کے حقوق جو بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں ان کو ہم پامال کر رہے ہیں۔ خود غرضی اور اَنا پرستی کا اتنا زور ہے کہ صاحبِ حق کو اس کا حق ٹھیک طرح سے ادا نہیں کر پاتے۔ کہیں شوہر بیوی کے حقوقِ مالیہ پامال کر رہا ہے۔ کہیں شوہر بیوی کے ازدواجی حقوق میں کوتاہی برت رہا ہے۔ کہیں بیوی شوہر کی قدر نہیں کرتی، گھر کی مرغی دال برابر۔ کہیں بیوی کو طلاق کی دھمکیاں دے کر اس سے غلط کام کرایا جاتا ہے۔ بعض رشتہ دار صرف اس وجہ سے ملنا چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے بچہ/بچی کی شادی میں نہیں آیا۔ بعض رشتہ دار ایک دوسرے کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ تمہارا فلاں رشتہ دار فلاں وقت ہمارے فلاں کے ساتھ صحیح طریقہ سے نہیں ملا تھا لہٰذا ہم بھی سب لوگ اس سے کبھی نہ ملیں گے یا وہ ہمارے گھر نہ آئے، یا پھر دوستوں کو بھی کہا جاتا ہے کہ فلاں ہمیں نہیں ملتا تم بھی نہ ملا کرو۔ ذرا ذرا سی بات ہوتی ہے کہ رشتہ دار رشتہ دار سے آج کل منہ موڑ لیتا ہے حالاں کہ حدیث شریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ تین دن سے زیادہ قطع تعلقی نہ کرو۔ [بخاری: 5718، مسلم: 6690] پھر بھی ہم دنیا کی معمولی سی بات پر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ سمجھ دار شخص کو ملن سار، خیر خواہ اور ہنس مکھ ہونا چاہئے۔ ایک دوسرے کی بات کو محسوس کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہئے، ملنے ملانے سے تلخیاں ختم ہوں گی، غلط فہمیاں دور ہوں گی، ایک دوسرے سے محبت بڑھے گی، دعائیں ملیں گی۔

26

حدیث شریف میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (یعنی معمولی سا) بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔ [مسلم: 275] اندازہ کیجئے کہ ایک ہی برائی (تکبر) جس کی وجہ سے جنت جانے سے روک دیا جاتا ہے، جہنم میں رکھ کر پہلے اپریشن کر کے دماغ ٹھیک کیا جائے گا پھر جنت میں جانے کے قابل ہوگا، پھر جنت میں بھیجا جائے گا بشرطیکہ ایمان ہو۔

از مدیر ماہ نامہ علم و عمل، لاہور

بہر حال ایک دوسرے کے حقوق کو جانئے، سمجھئے، ادا کیجئے، غلط فہمیوں کو ختم کیجئے، جس کو جتنی عزت

دینی چاہئے اتنی عزّت دیجئے، کسی کی برائی نہ کیجئے، خاندان کے خاندانوں کو صحیح سمجھ کر ڈیل کیجئے۔ دنیا کی وجہ سے کسی شخص سے قطع تعلق نہ کیجئے اور قطع تعلقی کا اعلان کر کے اپنی کم سمجھی کا ثبوت ہرگز نہ دیجئے، بچوں کی کھٹ پٹ سے بعض لوگ خاندان کے خاندان ملنا ہی چھوڑ دیتے ہیں یہ ناسمجھی معمولی نہیں ہے اچھی خاصی کم عقلی اور کج فہمی ہے۔ کوئی بھی صورت ہو ہمیشہ صلح کی کوشش کیجئے، ورنہ بے شک کم ملئے مگر ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کیجئے اور ایک دوسرے کے خلاف کیچڑ نہ اچھالیئے۔ اگر ہم ایسی ضدّ بازی سے باز نہ آئے تو مرتے ہی پتہ چل جائے گا کہ حقوق العباد کی کیا اہمیت ہوتی ہے، جب اگلا آخرت میں نیکی لئے بغیر معاف نہیں کرے گا اس وقت آنکھیں کھل جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دیں آمین

آمِین ثُمَّ آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

خواتین کا علم و عمل

آئیے نماز سیکھیے!

عورتیں نماز کیسے پڑھیں؟

چھٹی اور آخری قسط

حضرت مولٰنا مفتی عبدالرؤف، سکھروی

سلام پھیرتے وقت: (1) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھنے والی عورت کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔ (2) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔ جب دائیں طرف گردن پھیر کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہی ہوں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ: دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اُٹھانے چاہئیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو، نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان (زیادہ) فاصلہ رکھیں۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

ایک مسئلہ: عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے، ان کے لئے اکیلے نماز پڑھنا ہی بہتر ہے البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑی ہونا ضروری ہے، برابر ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

دُعا بھی ایک تدبیر ہے

جو مانگنا ہے مالکِ حقیقی سے مانگو

ازافادات: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

مرض میں دوا کے ساتھ ساتھ دُعا بھی ایک تدبیر ہے اور بے حد عمدہ تدبیر ہے، ہم دعا کو تدبیر نہیں سمجھتے، چناں چہ اپنے اہم کاموں میں جہاں بھر کی تدابیر کرتے ہیں اور افسوس ہے کہ جو اصلی تدبیر ہے یعنی ''دُعا'' اس سے غافل ہیں حالاں کہ دنیا کے کاموں میں اس پر نہایت اہتمام سے عمل کرتے ہیں۔ **مثلاً** ایک شخص انٹر پاس نہیں ہے، وہ چاہتا ہے کہ کہیں میرا روزگار ہو جائے تو ہر عقل مند شخص اس کو یہ تدبیر بتائے گا کہ بھی! ڈپٹی کمشنر کے ہاں یا کمشنر کے ہاں درخواست دو۔ دیکھئے! اس کو وہی تدبیر بتلاتے ہیں جو دُعا کا حاصل ہے۔ تعجب ہے کہ کمشنر کے یہاں درخواست دینے کو تدبیر سمجھیں اور احکم الحاکمین کے ہاں درخواست کرنے کو تدبیر سے خارج کر دیں اور اس کی طرف توجہ نہ کریں۔

یہ بات بہت واضح ہے اور عقل کا تقاضا بھی ہے کہ جو چیز جس کے قبضہ میں ہوتی ہے وہ اسی سے مانگی جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات قبضہ کرنے والے سے جو مالک نہیں ہوتا اس سے مانگتے ہیں۔

میرٹھ میں شیخ الٰہی بخش صاحب بڑے رئیس تھے، اُن کا دسترخوان بڑا وسیع ہوتا تھا اور سب کو ساتھ کھلایا کرتے تھے، مگر شیخ صاحب کے سامنے جو کھانا ہوتا تھا وہ اچھا ہوتا تھا، ایک منشی صاحب نے باورچی سے کہا کہ میاں، ہم کو بھی شیخ صاحب کے کھانے میں سے کچھ دینا، چناں چہ اس نے ایک پلیٹ میں نکال دیا اور ان کے سامنے پلیٹ دسترخوان پر رکھی گئی، شیخ صاحب نے دیکھ لیا اور کسی بہانے سے اپنے پاس والوں کو اپنے پاس سے سرکنے (ہٹنے) کو کہا تو کھانے کا حصہ ہر ایک کے سامنے ہو گیا، منشی صاحب کا حصہ (سرکنے کی وجہ سے) دوسرے کے سامنے ہو گیا، تو شیخ صاحب نے کہا: منشی جی! اس پلیٹ کو بھی اپنے سامنے کر لیجئے رغبت سے منگائی، منشی جی کٹ کر رہ گئے۔

دیکھو! باورچی سے باوجود کے مالک نہ ہونے کے مانگا اور ذلیل بھی ہوئے، اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اُن منشی صاحب کو جو خیانت سوجھی تو باورچی سے مانگا، اگر مالک سے مانگتے تو ندامت نہ اٹھاتے۔ پس جو چیز بھی مانگو مالکِ حقیقی سے مانگو، اور جو مالک نہیں وہ کیا دے گا۔

ایک ملحد کہتا ہے کہ میں منکرِ خدا تھا اور اس انکار پر میں نے بڑے بڑے لیکچر دیئے لیکن میرے دل نے کبھی زبان کا ساتھ نہ دیا اس لئے میں نے اس عقیدہ سے توبہ کر لی اور خدا کا قائل ہو گیا۔

کلاس (درس گاہ) میں بیٹھنے کے آداب

ابو سمیہ، لاہور

- کلاس میں اپنی جگہ پر ہی بیٹھنا چاہیے۔
- کلاس میں سبق پوری توجہّ سے سنے۔
- کلاس میں اگر استاذ صاحب نہ ہوں تو خاموش رہیں۔
- جمائی آئے حتی الامکان روکیں ورنہ منہ کے آگے ہاتھ رکھ لیں۔
- جو بات کہنی ہو استاذ صاحب سے اجازت لے کر کہیں۔
- جب استاذ صاحب سے سوال کریں تو ایک وقت میں ایک طالب علم ہی بولے۔
- کلاس میں جو استاذ صاحب راز کی بات بتائیں اس کو باہر بیان نہیں کرنا چاہیے۔
- کلاس میں سبق سنانے یا لکھنے میں کسی کو بتانا یا نقل کرنا بُری بات ہے۔

نسخۂ بچوں کا علم و عمل

بھائی محمد فواد نسیم (کاہنہ نو، لاہور)

"ماہ نامہ علم و عمل لاہور کے بارے میں اپنے تاثرات نظم کی صورت میں پیش کر رہے ہیں"

اَخلاق کے ایوانوں[1] کی ہے تعمیر علم و عمل
فکرِ آخرت کے لئے ہے اِک تدبیر[2] علم و عمل
جس میں نہ رِیا[3]، مکر[4] نہ ہی دھوکہ
اِک حُسنِ مجسّم[5] کی ہے عملی تصویر علم و عمل
شیطان تو ہے انسان کا کھلا دشمن
ملعون سے بچنے کی ہے تدبیر علم و عمل
مرض ہو روح کا یا وہ ہو جسم کا
ہر اِک مرض[6] کے لئے اِکسیر[7] علم و عمل
مل جائے جس سے روشنی قلب[8] و نظر کو
مؤمن کے لئے ہے اِک چشمۂ تنویر[9] علم و عمل
قرآن و حدیث و صوفی سرور[10] کے مضامین
کرے یہ ہر اِک دل کو تسخیر[11] علم و عمل
مانا دیگر رسالے ہیں دینی علم سے مزیّن
مگر سادگی میں ہے بے نظیر[12] علم و عمل
جس انسان کی اصلاح کا نہ ہو امکان فوادؔ
انسان کی اصلاح کے لئے ہے تدبیر علم و عمل

نظم میں مشکل الفاظ کے معنی

(1) بلند اَخلاق (2) ذریعہ اور سبب (3) دکھلاوا (4) دھوکہ (5) خوبصورتی کا پتلا (6) روحانی بیماری (7) انتہائی مفید (8) دل (9) ہدایت کی روشنی کا عمدہ سامان (10) حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ (11) قابو کرنا (12) بے مثال

حدیث: اے اللہ! میری امّت کے صبح صبح اٹھنے میں برکت دے۔ [ابوداؤد: 2660]

نیا اسلامی سال ۱۴۳۳ھ

بچوں کا علم و عمل

اسلامی نقطۂ نظر سے محرم کا مہینہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، یعنی محرم کے مہینے سے اسلامی سال کا آغاز ہوتا ہے۔

اسلامی سال کو قمری سال بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اسلامی مہینوں کا حساب چاند کے ذریعہ کیا جاتا ہے اور چاند کو عربی زبان میں ''قَمَر'' کہتے ہیں، عیسوی سال کی طرح اسلامی سال میں بھی بارہ مہینے ہوتے ہیں:

۱ محرم ۲ صفر ۳ ربیع الاوّل ۴ ربیع الثانی ۵ جمادی الاُولیٰ ۶ جمادی الاُخریٰ ۷ رجب ۸ شعبان ۹ رمضان ۱۰ شوّال ۱۱ ذوالقعدہ ۱۲ ذوالحجہ

اسلامی سال کو ہجری سال کیوں کہا جاتا ہے؟

اس لئے کہ اسلامی سال کا حساب نبی کریم ﷺ کی ہجرت سے کیا جاتا ہے۔

اسلامی مہینہ 29 یا 30 دنوں کا ہوتا ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس کا حساب چاند کے ذریعہ کیا جاتا ہے تو چاند کبھی 29 کا ہوتا ہے کبھی 30 کا۔

اھمیت: اسلامی سال کے ذریعہ رمضان المبارک کے روزے، عید، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کا حساب کیا جاتا ہے، اس لئے ان مہینوں کے نام یاد رکھنا بھی ضروری ہیں اور اسی طرح اسلامی تاریخ بھی معلوم ہونی چاہیئے، اس کا علم رکھنا فرضِ کفایہ ہے۔ (معارف القرآن 507/4)

اسلامی سال کے کل دن 355 ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نیا سال ۱۴۳۳ھ شروع ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو ہمارے لئے خیر و برکت کا ذریعہ اور خوشیوں اور امن کا گہوارہ بنائے اور ہمیں نئے سال میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچ کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مرسلہ: محمد وقاص ایوب، لاہور

30

جواب

اوہو ابا جان آپ ابھی تک میرے انتظار میں جاگ رہے ہیں، آپ کو کتنی مرتبہ کہا ہے کہ آپ یوں میرا انتظار مت کیا کریں۔ میں بچہ تھوڑا ہی ہوں جو کہیں گم ہو جاؤں گا، اب تو میں خود بچوں والا ہوں۔ آخر کو میں ایک بڑی فیکٹری کا مالک ہوں، فیکٹری میٹنگز اور دوستوں کی پارٹیز میں دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے۔ اس لئے آپ میرا انتظار مت کیا کریں اور سو جایا کریں، ویسے بھی آپ کے لئے اس عمر میں یوں رات گئے تک جاگنا ٹھیک نہیں ہے''۔

محمد فہیم عالمؔ، لاہور

اُلجھن، ناپسندیدگی، جھنجھلاہٹ، غصہ ایسا کچھ بھی تو نہیں تھا میرے بیٹے کے لہجے میں، بلکہ اس کا لہجہ تو ایک پیار بھری خفگی لئے ہوئے تھا، لیکن ...لیکن ...پھر بھی اس کے یہ الفاظ سن کر مجھے ایک شدید جھٹکا لگا اور ...اور ...مجھے اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ میرے بیٹے نے محبت سے میرا سر اپنی گود میں رکھا اور دھیرے دھیرے دبانے لگا، کچھ دیر بعد میں نے اپنی آنکھیں موندھ لیں، میرے بیٹے نے سمجھا کہ میں سو گیا ہوں، وہ آہستہ سے اٹھا اور میری پیشانی پر محبت سے بوسہ لے کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ کہنے کو تو میں نے آنکھیں موندھ لیں تھیں لیکن نیند میری آنکھوں سے کوسوں دور تھی، کیوں کہ مجھے اپنے سوال کا جواب جو مل گیا تھا، وہ سوال جو برسوں سے میرے ذہن میں گردش کر رہا تھا، اس سوال کے جواب کے لئے میں نے بہت سوچا، گھنٹوں سوچ کے سمندر میں غوطہ زن رہا لیکن مجھے اپنے اس سوال کا جواب نہ ملا، لیکن آج وقت نے مجھے میرے سوال کا جواب دے دیا تھا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ ہم بہت جلد باز ہیں۔ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے ہر سوال، ہر پریشانی کا جواب فوراً چاہتے ہیں حالاں کہ بہت سے سوالات ایسے ہوتے ہیں جن کا جواب صرف اور صرف وقت کے پاس ہوتا ہے۔

میرے سوال کا جواب بھی وقت کے پاس تھا جب کہ میں اِدھر اُدھر جواب تلاش کر رہا تھا۔ وہ سوال میرے ذہن میں اپنے ابا جان کو دیکھ کر آیا تھا کہ وہ اُس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک میں گھر نہ آ جاتا تھا۔ میں سوچتا تھا کہ ابا جان میرے انتظار میں کیوں جاگتے ہیں؟ آج جب میں خود ایک نوجوان بیٹے کا باپ بنا تھا تو مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ایک باپ اپنے بیٹے کے انتظار میں کیوں جاگتا ہے۔ جب تک بیٹا گھر واپس نہیں آ جاتا اس وقت تک اس کی آنکھوں سے نیند کوسوں کیوں دور رہتی ہے۔ ہاں!.....مجھے جواب مل چکا تھا۔

از مدیر ماہنامہ علم و عمل لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درسِ حدیث: شرابی کے لئے وعید

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

(1) قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنۡ شَرِبَ الۡخَمۡرَ اَتٰی عَطۡشَانًا یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ۔ [مسند احمد: 15482] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شراب پی قیامت کے دن پیاسا آئے گا۔ (2) قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنۡ شَرِبَ الۡخَمۡرَ فِی الدُّنۡیَا ثُمَّ لَمۡ یَتُبۡ مِنۡهَا حُرِمَهَا فِی الۡاٰخِرَۃِ۔ [بخاری: 5575، مسلم: 2003] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شراب پی اور بغیر توبہ کے مر گیا وہ آخرت میں شراب نہیں پی سکے گا۔ (3) قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنۡ شَرِبَ خَمۡرًا اَخۡرَجَ اللّٰہُ نُوۡرَ الۡاِیۡمَانِ مِنۡ جَوۡفِہٖ۔ [طبرانی اوسط 341] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شراب پی اللہ تعالیٰ اس کے اندر سے ایمان کا نور نکال دیں گے (4) قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنۡ شَرِبَ الۡخَمۡرَ لَمۡ تجز شھادتہ۔ [الدیلمی] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شراب پی اس کی گواہی معتبر نہیں۔ (5) قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنۡ صَامَ یَوۡمًا مِنَ الۡمُحَرَّمِ فَلَہٗ بِکُلِّ یَوۡمٍ ثَلَاثِیۡنَ حَسَنَۃً [طبرانی کبیر 11082] جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے محرم کے دو روزے رکھے اُس کے لئے ہر دن تیس نیکیاں ہیں۔

32

گزشتہ شمارہ میں دعا کا رکنِ اعظم تفصیل سے ذکر کر دیا گیا تھا اور اس شمارہ میں بھی صفحہ 28 پر حکیم الامت مجدد الملت حضرت شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا دعا کے متعلق مضمون لگا ہے، اسے بھی بغور پڑھا جائے نیز دعا کا جو رکنِ اعظم عاجزی، الحاح وزاری، گریہ وزاری کرنا ہے اس کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ دعا کے ہر جملہ کو تین تین بار نہایت عاجزی سے کہا جائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سنت بھی یہی ہے کہ الفاظِ دعا کو تین تین بار فرمایا کرتے تھے۔ [مجمع الزوائد: 17223]

پیارے بچوں کے لئے پیارے نام (1) محمد اُعْرُس (2) محمد بَرَح (3) محمد ثابت (4) محمد جُندُب (5) محمد حُذَیم۔

پیاری بچیوں کے لئے پیارے نام (1) فاطمہ (2) سلمیٰ (3) خنساء (4) حکیمہ (5) سعیرہ۔

جو لوگ شراب پی بیٹھے ہیں وہ خوب توبہ کریں جنہوں نے نہیں پی وہ ہرگز کبھی نہ پئیں۔ (ادارہ)

جامعہ کے شب و روز

ماہانہ سلسلہ کا بیان

.... ماہانہ سلسلہ کے بیانات میں اِس جامعہ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سال میں ایک بار مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولٰنا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم تشریف لاتے ہیں۔

اس مرتبہ بھی بروز یک شنبہ (اتوار) بعداز نمازِ عصر (نماز چار بجے ہے)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولٰنا

مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

تشریف لائیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ

اور ایک گھنٹہ ان شاءاللہ تعالیٰ اصلاحی خطاب فرمائیں گے۔

مدرسہ کے اخراجات

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ /500 روپے تقریباً

درجۂ حفظ کے ایک طالب علم کا سالانہ خرچ /6000 روپے تقریباً

درجۂ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی ماہانہ خرچ /3500 (کھانا /2000، دیگر اخراجات /1500 روپے تقریباً)

درجۂ کُتب کے ایک طالب علم کا کل تعلیمی سالانہ خرچ /31500 (کھانا /18000، دیگر اخراجات /13500 روپے تقریباً)

جامعہ کے 25 افراد (عملہ) کی تنخواہوں، طلباء کے کچن، یوٹیلٹی بلز سمیت مدرسہ کے ماہانہ کل اخراجات (تقریباً) ساڑھے سات لاکھ روپے ہیں۔

مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30.618 گرام) یا اس کی بازاری قیمت۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے کر بازاری قیمت نکال لینی چاہئے۔

آج کل 5 ہزار سے کم مہر نہ رکھنا چاہئے۔

	درہم	تولہ	گرام
چاندی کا نصاب	200	52.5	613
کم از کم مہر	10	2.625	31
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531

CPL NO:200

ماہنامہ علم و عمل لاہور

ماشاءاللہ تعالیٰ ’’اعمال مغفرت (مدلل)‘‘

اعمالِ مغفرت...ذریعۂ مغفرت

اعمالِ مغفرت... ایک ایسی کتاب ہے

جو... آپ کی زندگی میں انقلاب پیدا کر سکتی ہے

جو... آپ کے گناہوں کی سیاہی کو ختم کر سکتی ہے

جو... آپ کے دل کو روشن کر سکتی ہے

جو... آپ کے اعمال نامہ کو نیکیوں سے بھر سکتی ہے

جو... آپ کو آغوشِ رحمتِ خداوندی میں لے جا سکتی ہے

جو... گناہ گار سے گناہ گار انسان کے لئے بخشش کا گولڈن چانس بن سکتی ہے

یا اللہ! اس کتاب کے پڑھنے والے ہر شخص کی مغفرت فرما آمین
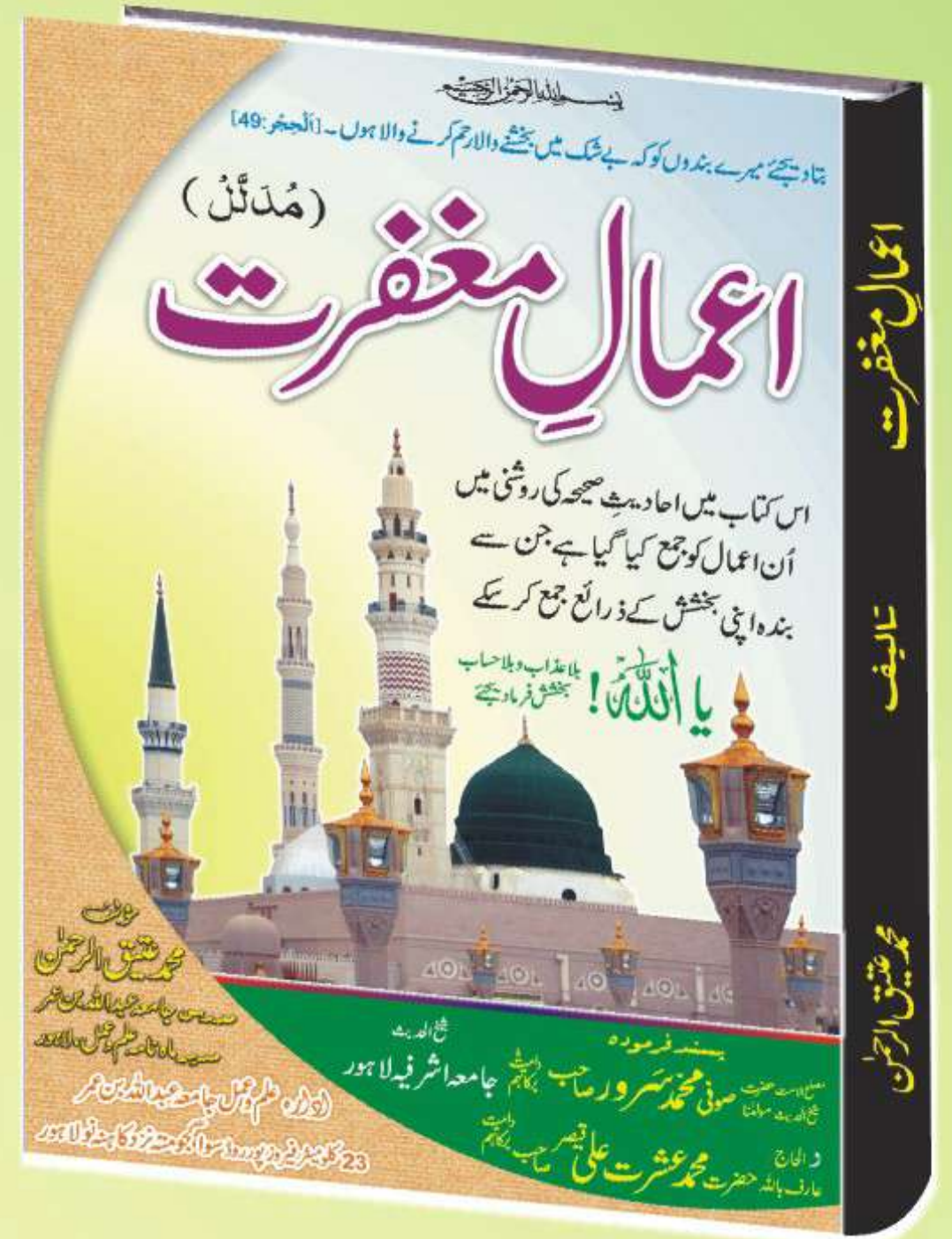
عام قیمت: -/200 روپے

رعایتی قیمت: -/120 روپے

(علاوہ ڈاک خرچ)

10 محرم کو کرنے کے دو کام

① روزہ رکھنا: نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کے روزہ کے متعلق فرمایا کہ یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ [مسلم:2804]

دس محرم کے ساتھ ۹ یا ۱۱ محرم کا روزہ بھی ملائے اکیلا دس محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

[فتاویٰ رحیمیہ 379/2]

② اہل و عیال پر کھانے میں وسعت کرنا:

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے دسویں محرم کے دن اپنے بال بچوں پر کھانے پینے کی وسعت کی تو اللہ تعالیٰ پورے سال اس کی روزی میں برکت فرمائیں گے‘‘۔ [بیہقی] **نوٹ:** اس کو ضروری نہ سمجھے، نہ حد سے زیادہ اس کا اہتمام کرے بلکہ گنجائش کے مطابق وسعت کر دے۔ (فتاویٰ رحیمیہ 380/2)

اوقاتِ رابطہ
کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔ بصورتِ مجبوری رات 8 بجے تک وقت ہے۔

رسالہ کے لئے رابطہ نمبر
① 0331-4546365
② 0302-4143044

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر
① 0322-8405054
مدرسہ و رسالہ دونوں کے لئے
② 042-35272270

جامعہ عبداللہ بن عمر
23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور پوسٹ کوڈ 53100
انٹرنیٹ پر ’’علم و عمل‘‘ کا مطالعہ کرنے کے لئے
www.ibin-e-umar.edu.pk

Email: aibneumar@yahoo.com ilmooaml@gmail.com